ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

دسمبر 2014ء

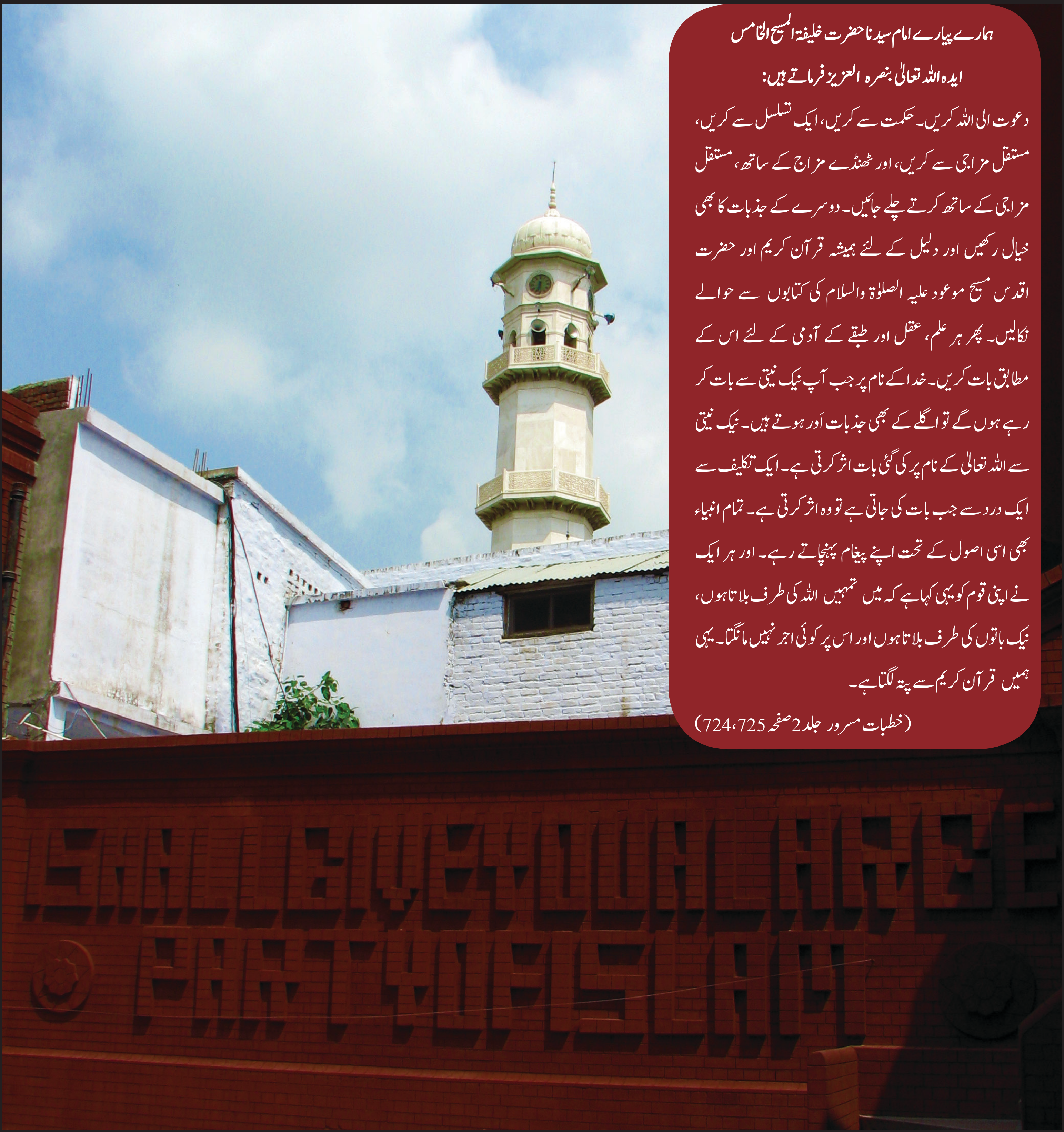

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دعوت الی اللہ کریں۔ حکمت سے کریں، ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں، اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔ پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔ خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اَور ہوتے ہیں۔ نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔ اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 725،724)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزمِ تبلیغ

”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں۔ اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔“

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 291-292)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

دسمبر 2014ء جلد نمبر 43 شمارہ 12

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	تاریخِ اسلام کا ایک ورق : شوقِ تبلیغ از مکرم شیخ رحمت اللہ شاکر صاحب	5
☆	خدا تعالیٰ کا حسین اور ذاتی نام اللہ از مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب	6
☆	اعجاز مسیحائی از مکرم ڈاکٹر مہدی علی بشیر الدین قمر صاحب شہید	9
☆	ارض بلال کا درِّ نایاب از مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب	10
☆	سسکاٹون جماعت کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات از مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب	11
☆	علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے از محترمہ وجیہہ قیوم صاحبہ	14
☆	رپورٹ جامعہ احمدیہ کینیڈا از مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب	15
☆	رپورٹ حفظ القرآن سکول از مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب	18
☆	رپورٹ قرآن اوپن ہاؤس مانٹریال از شعبہ تبلیغ مانٹریال	21
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	24
☆	تصاویر: بشیر ناصر، اسد سعید، عطاء القدوس طاہر، عمران احمد خاں اور بعض دوسرے	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ○

(سورۃ آل عمران 111:3)

تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب الایمان ، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان و سنن ابوداؤد۔ بحواله حدیقة الصالحین ، صفحه 377)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اُس میں اُس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اُس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اُس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اُس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اُس کی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں برا منائے۔ اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی برائی کو اگر دل میں بھی برا نہ مانے تو اُس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت!

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

(صحیح مسلم ۔ کتاب الجهاد ، باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر۔ بحواله حدیقة الصالحین ، صفحه 377)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے آسانی مہیا کرو، اُن کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوش خبری دو، اُن کو مایوس نہ کرو۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس زمانہ کی بڑی عبادت

ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے، اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لے بڑی عبادت یہی ہے کہ اِس فتنہ کو دور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اس کو دی گئی ہے۔ مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اُٹھا دے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی، تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں ہی درجہ پالیا تو کیا حاصل۔ عقبیٰ کا ثواب لو، جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہئے، جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے۔ غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپؐ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں۔ تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی باز پرس کے نیچے ہے۔ چاہئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے، وہ اس راہ میں خرچ کرو۔ اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ مَر ہی جائے گا۔ مثل مشہور ہے ۔ ہر کمالے را زوالے۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اُس کا خاتمہ ہو جائے، اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

(ملفوظات۔ جلد اول، صفحہ 261)

خلاصہ خطبہ جمعہ

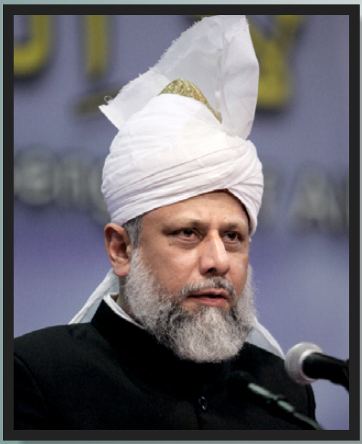

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ واقعات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی اپنی زندگی کے بعض نمایاں پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بچوں سے دلداری، صبر، قانون کی پابندی اور دینی آداب سے متعلق قابل تقلید واقعات

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ دے تو مَیں نہیں چھوڑوں گا اور پھر اس سلسلے کو دنیا میں قائم کروں گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ کچھ واقعات بیان فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی زندگی کے بھی بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا بلکہ جب میں گیارہ سال کا تھا تو مَیں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو مَیں گھر سے نکل جاؤں گا مگر مَیں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتیٰ کہ جب آپؑ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے معاملات میں ہم بچوں کو بھی اور گھر کے ملازموں کو دعاؤں کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ پس جب وہ شخص جس کی سب دعائیں قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا تھا، دوسروں سے دعائیں کرانا ضروری سمجھتا ہے تو باقیوں کو کتنا اِس طرف توجہ دینی چاہئے۔

قادیان میں بعض مخالفین نے مسجد مبارک کے سامنے ایک دیوار کھینچ دی تا کہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے مسجد مبارک میں نہ جا سکیں۔ بعض احمدیوں کو اِس پر جوش بھی آیا اور انہوں نے دیوار کو گرا دینا چاہا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمارا کام صبر کرنا اور قانون کی پابندی اختیار کرنا ہے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں اُس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچوں سے دلداری، حکومت سے وفاداری کی تلقین اور قلم کے جہاد سے متعلق واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب اور آپؑ کے مقام کا خیال رکھنے سے متعلق بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ دینی آداب اور اخلاق کی طرف توجہ دینی چاہئے مگر ان کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے حالانکہ یہ چیزیں انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ حضور انور نے اس ضمن میں ایم ٹی اے پاکستان کی جانب سے بنائے گئے بعض ایسے پروگراموں کی طرف اشارہ کیا جن میں دینی اخلاق و آداب اور جماعت احمدیہ کی روایات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ فرمایا کہ اس قسم کے پروگرام جو ربوہ سے بن کر آئیں ان کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آئندہ سے ایم ٹی اے والے جو پاکستان میں ہیں ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ مربیان کو تو خاص طور پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے، اُن کا اپنا ایک وقار ہے اور اُن کو سمجھنا چاہئے کہ ہم نے اِس وقار کو قائم کرنا ہے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کا کھیل سے متعلق ایک اور واقعہ بیان فرمایا۔ آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ ہمارے ساتھ کرکٹ کھیلنے کے لئے تشریف لائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا گیند تو گراؤنڈ سے باہر نہیں جائے گا۔ لیکن جو کرکٹ میں کھیل رہا ہوں اس کا گیند دنیا کے کناروں تک جائے گا۔ اب دیکھ لو کیا آپ کا گیند دنیا کے کناروں تک پہنچا ہے کہ نہیں۔ آج جماعت احمدیہ کا پیغام ساری دنیا میں پہنچ رہا ہے۔

پھر ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ بغیر محنت کے کوئی دنیا میں انسان عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ مخالفین کو بھی عزت اگر ملے گی تو وہ بھی میری وجہ سے۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ادنیٰ تعلق فائدہ نہیں دیتا، اصل میں کمال ہی سے فضل ملتا ہے، بغیر اس کے انسان فضل سے محروم رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کامل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے اور اس کے آستانے پر گرا رہے، تو اسے سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔

اس لئے ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مانا ہے تو مکمل طور پر اس کے آگے اپنے آپ کو ڈالنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں اکثر توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیں بیعت میں آ کر دوسروں سے مختلف نظر آنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین، عبادات، اخلاق اور قانون کی پابندی میں امتیازی حیثیت حاصل ہونی چاہئے۔ تب ہی ہم بیعت سے صحیح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اہل اللہ پر جب تک تکالیف اور شدائد نہ آویں ان اخلاق کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔ اور جب انسان دنیاوی ہوا و ہوس اور نفس کی طرف سے بکلی موت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے تب اسے وہ حیات ملتی ہے جو فنا نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ نصائح پر عمل کرنے کی اور آپؓ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور نے آخر پر مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم آف ملتان حال مقیم مانچسٹر یوکے کی وفات پر ان کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم محمود عبداللہ شبوطی صاحب آف یمن مربی سلسلہ کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۔ 18 نومبر 2014ء)

مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے

شوقِ تبلیغ

مکرم شیخ رحمت اللہ خان شاکر صاحب

خدا کی قسم اگر تم کہو تو کل پھر جا کر اسی طرح کروں گا

صحابہ کرامؓ نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے جو روحانی خزانہ حاصل کیا تھا۔ اس کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہمیشہ بے تاب و بے قرار رہتے تھے۔ اور اس راہ میں تکلیف کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب دعویٰ رسالت فرمایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی کم سن تھے اور بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس طرف جا نکلے جہاں آپؓ بکریاں چرا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ لڑکے اگر تمہارے پاس دودھ ہو تو پلاؤ۔ مگر حضرت عبداللہؓ نے جواب دیا کہ یہ بکریاں کسی کی ہیں اس لئے میں آپؓ کو دودھ نہیں پلا سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی ایسی بکری ہو جس نے ابھی بچہ نہ جنا ہو تو اسے لاؤ۔ حضرت عبداللہؓ ایک بکری لے آئے۔ آپؐ نے اس بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیر کر دعا مانگی تو اتنا دودھ اتر آیا کہ تینوں نے سیر ہو کر پیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر حضرت عبداللہ کے دل پر اس قدر اثر ہوا کہ اسلام قبول کر لیا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمان نہایت کمزور حالت میں تھے۔ حتیٰ کہ علانیہ عبادت الٰہی بھی نہ کر سکتے تھے۔ ایک روز مسلمانوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ قریش کو قرآن کریم سنایا جائے لیکن یہ کام اس قدر مشکل تھا کہ اس کو سرانجام دینا سخت خطرناک تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خدمت کے لئے اپنے آپؓ کو پیش کیا۔ لیکن دوسرے صحابہؓ نے کہا کہ آپؓ اس کام کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ کوئی ایسا شخص چاہیئے جس کا خاندان وسیع ہو تا کہ اُس پر حملہ کرنے میں قریش کو کچھ تو تامل ہو۔ مگر حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ نہیں مجھے جانے دو۔ میرا خدا میرا محافظ ہے۔

چنانچہ اگلے روز جب قریش کی مجلس لگی ہوئی تھی یہ شمع قرآنی کا پروانہ وہاں جا پہنچا اور تلاوت قرآن کریم شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر تمام مجمع مشتعل ہو گیا اور سب کے سب آپ پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ چہرہ متورم ہو گیا۔ لیکن پھر بھی آپؓ کی زبان بند نہ ہوئی۔ وہاں سے فارغ ہو کر جب صحابہؓ میں واپس آئے تو آپؓ کی حالت نہایت خستہ ہو رہی تھی۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم اسی ڈر کی وجہ سے تمہیں جانے سے روکتے تھے۔ مگر حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم اگر تم کہو تو کل پھر جا کر اسی طرح کروں گا۔ دشمنان خدا آج سے زیادہ مجھے کبھی ذلیل نظر نہیں آئے۔

(اسد الغابہ۔ جلد سوم، صفحہ 280)

اُن کو مکہ سے نکال دیا

شوق تبلیغ صرف مردوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ عورتیں بھی اس ضمن میں اپنے فرض کو پورے احساس کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ ام شریکؓ ایک صحابیہ تھیں جو مخفی طور پر قریش کی عورتوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ اسلام کا نام بھی زبان پر لانا خطرناک تھا۔ قریش کو ان کی تبلیغی مساعی کا علم ہوا تو اُن کو مکہ سے نکال دیا۔ (ابن سعد، جلد 8۔ ذکر ام شریکؓ)

اتنے شریف اور رحم دل انسان کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟

جن لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ ان کے بعض ظالمانہ قتلوں اور ظلموں کی وجہ سے ان کو قتل کیا جائے۔ ان میں سے اکثر کو بعض مسلمانوں کی سفارش پر آپ نے چھوڑ دیا۔ انہی لوگوں میں سے ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی تھا۔ عکرمہ کی بیوی دل سے مسلمان تھی اس نے رسول ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! عکرمہ کو بھی آپؐ معاف فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! ہم اسے بھی معاف کرتے ہیں۔ عکرمہ بھاگ کر حبشہ کی طرف جا رہے تھے کہ بیوی اپنے خاوند کی محبت میں پیچھے پیچھے اس کی تلاش میں گئی جب وہ ینبوع کے بندر پر کشتی میں بیٹھے ہوئے عرب کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے پر تیار تھے۔ کہ پراگندہ سر اور پریشان حال بیوی گھبرائی ہوئی پہنچی۔ اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے! (عرب عورتیں اپنے خاوندوں کو چچا کا بیٹا کہا کرتی تھیں) اتنے شریف آدمی اور اتنے رحم دل انسان (آنحضرت ﷺ) کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ عکرمہ نے حیرت سے اپنی بیوی سے پوچھا کیا میری ان ساری دشمنیوں کے بعد رسول اللہ ﷺ مجھے معاف کر دیں گے؟ عکرمہ کی بیوی نے کہا ہاں ہاں! میں نے اُن سے عہد لے لیا ہے اور اُنہوں نے تم کو معاف کر دیا ہے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی کہتی ہے کہ آپ نے میرے جیسے انسان کو بھی معاف کر دیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا تمہاری بیوی ٹھیک کہتی ہے ہم نے تم کو معاف کر دیا ہے۔ عکرمہ نے کہا جو شخص اتنے شدید دشمنوں کو معاف کر سکتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اے محمد ﷺ تم اس کے بندے اور اس کے رسول ہو۔ پھر شرم سے اپنا سر جھکا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی حیا کی حالت کو دیکھ کر اُس کے دل کی تسلی کے لئے فرمایا۔ عکرمہ! ہم نے تمہیں صرف معاف نہیں کیا بلکہ اس سے زائد یہ بات بھی ہے کہ اگر آج کوئی ایسی چیز مجھ سے مانگو جس کے دینے کی مجھ میں طاقت ہو تو میں وہ بھی تمہیں دے دوں گا۔ عکرمہ نے کہا یا رسول اللہ! اور اس سے زیادہ میری خواہش کیا ہو سکتی ہے کہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں نے جو آپؐ کی دشمنیاں کی ہیں وہ مجھے معاف کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے میرے اللہ! وہ تمام دشمنیاں جو عکرمہ نے مجھ سے کی ہیں اسے معاف کر دے۔ اور وہ تمام گالیاں جو اُس کے منہ سے نکلی ہیں وہ اسے بخش دے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن۔ صفحہ 218)

(باقی صفحہ 23)

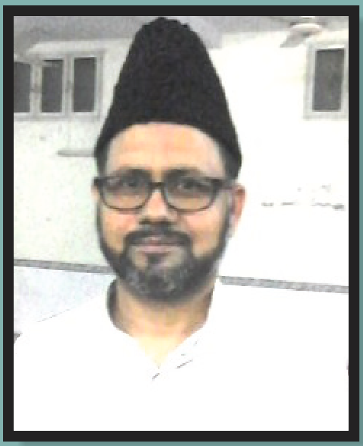

خدا تعالیٰ کا حسین اور ذاتی نام

اَللّٰہ

مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذاتی نام اَللّٰہ قرآن کریم میں سب سے زیادہ بار آیا ہے۔ اور قرآن کریم کی کل 6356 آیات میں سے 1936 آیات میں اَللّٰہ کا نام کل 2815 بار آیا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی صرف ایک آیت (المزمل۔21) میں 7 بار آیا ہے۔ =7 بار

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی صرف ایک آیت (البقرہ۔283) میں 6 بار آیا ہے۔ = 6 بار

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی کل 6 آیات میں 5 بار آیا ہے۔

= 30 بار

(1) = البقرہ ۔ 166

(2) = النساء ۔ 172

(3) = التوبہ ۔ 40

(4) = الحج ۔ 41

(5) = الاحزاب ۔ 38

(6) = المجادلہ ۔ 23

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی کل 34 آیات میں 4 بار آیا ہے۔

= 136 بار

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی کل 139 آیات میں 3 بار آیا ہے۔

= 417 بار

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی کل 464 آیات میں 2 بار آیا ہے۔

= 928 بار

اَللّٰہ کا نام قرآن کریم کی کل 1291 آیات میں 1 بار آیا ہے۔

= 1291 بار

اس طرح کل 1936 آیات میں اَللّٰہ کا نام کل 2815 بار آیا ہے۔

اَللّٰہ کے لغوی معنے

ذات واجب الوجود کا نام اَللّٰھُمَّ اے خدا۔ اے اللہ

عِلْمُ الْاِلٰھِیَّات۔ وہ علم جس میں اللہ کی ذات وصفات سے بحث ہو۔ (المنجد، صفحہ 61)

حضرت امام راغب اصفہانیؒ مُفردات القُرآن میں بیان کرتے ہیں۔

اَللّٰہ (1) بعض کا قول ہے کہ اَللّٰہ کا لفظ اصل میں اِلٰہٌ ہے ہمزہ (تخفیفًا) حذف کر دیا گیا ہے۔ اور اس پر الف لام (تعریف) لا کر باری تعالیٰ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اسی تخصیص کی بناء پر فرمایا: هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۔(مریم 19:66) کیا تُو اس کا کوئی ہمنام جانتا ہے۔

(2) بعض نے کہا ہے کہ اِلٰـہٌ اصل میں وِلَاہٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اِلاہ بنالیا ہے۔ اور وَلِـہَ کے معنی عشق ومحبت میں وارفتہ اور بیخود ہونے کے ہیں۔ اور ذاتِ باری تعالیٰ سے بھی چونکہ تمام مخلوق کو والہانہ محبت ہے اس لئے اسے اَللّٰہ کہا جاتا ہے اگرچہ بعض چیزوں کی محبت تسخیری ہے جیسے جمادات اور حیوانات اور بعض کی تسخیری اور ارادی دونوں طرح ہے جیسے بعض انسان۔ اسی لئے بعض حکماء نے کہا ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ تمام اشیاء کو محبوب ہے اور آیتِ کریمہ ہے۔

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ ط (بنی اسرآئیل 17:45)

اور کوئی چیز نہیں مگر وہ اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہی ہے لیکن حال یہ ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہے۔ (مُفردات القُرآن اُردو زیر لفظ الہ صفحہ 38۔39)

اَللّٰہ کی عظمت وشان

شعبِ ابی طالب کا واقعہ اور معاہدۂ قریش محرّم 7 نبوی

پے درپے ناکامیوں اور ذلّتوں نے قریش کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے باہم مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور تمام افرادِ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جائیں اور اگر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حفاظت سے دستبردار نہ ہوں تو ان کو ایک جگہ محصور کر کے تباہ کر دیا جائے۔ چنانچہ محرم 7 نبوی میں ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا گیا کہ کوئی شخص خاندانِ بنو ہاشم اور بنو مطلب سے رشتہ نہیں کرے گا اور نہ ان کے پاس کوئی چیز فروخت کرے گا۔ نہ ان سے کچھ خریدے گا اور نہ ان کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا اور نہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا۔ جب تک کہ وہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم) سے الگ ہو کر آپؐ کو ان کے حوالے نہ کر دیں۔ یہ معاہدہ باقاعدہ لکھا گیا اور تمام بڑے بڑے رؤساء کے اس پر دستخط ہوئے اور پھر کعبہ کی دیوار کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کیا مسلم اور کیا کافر (سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے چچا ابولہب کے جس نے اپنی عداوت کے جوش میں قریش کا ساتھ دیا) شعبِ ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درّہ کی صورت میں تھا، محصور ہو گئے۔ اور شعبِ ابی طالب میں جو گویا بنو ہاشم کا خاندانی درّہ تھا قیدیوں کی طرح نظر بند کر دیئے گئے۔ جب اس بائیکاٹ پر قریبًا تین سال کا عرصہ گزر گیا، تو ایک دن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا:

یَا عَمِّ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ سَلَّطَ الْاَرَضَۃَ عَلٰی صَحِیْفَۃِ قُرَیْشٍ فَلَمْ تَدَعْ فِیْھَا اِسْمًا ھُوَ لِلّٰہِ اِلَّا اَثْبَتَتْہُ فِیْھَا وَنَفَتْ مِنْھَا الظُّلْمَ وَالْقَطِیْعَۃَ وَالْبُھْتَانَ ۔

اے میرے چچا یقینًا اللہ تعالیٰ نے قریش کے صحیفے پر دیمک کو مسلط کر دیا ہے۔ جو اللہ کے اسمائے گرامی کو چھوڑ کر ظلم وقطع اور بہتان پر مشتمل سارے الفاظ کو صاف کر گیا ہے۔ جب اسے دیکھا گیا تو صرف بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ باقی رہ گیا ہے۔

(ماخوذ از سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلّم ابن ہشام حصہ اوّل)

سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تلوار سونتنے والے سے حفاظت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نجد کی طرف جنگ کے لئے نکلے جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کو ایک وادی میں جس میں کثرت سے ببول کے درخت تھے۔ دوپہر آ گئی ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اُتر پڑے اور لوگ اِدھر اُدھر بکھر کر درختوں کے سائے میں چلے گئے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے ڈیرہ لگایا اور اپنی تلوار اس سے لٹکا دی ۔اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمیں بلا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک بدوی ہے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار مجھ پر سونت لی ۔جبکہ میں سو رہا تھا ۔میں جاگ اُٹھا اور وہ تلوار اس کے ہاتھ میں ننگی تھی ۔اس نے مجھ سے کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا میں نے تین بار کہا اللہ ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس بدوی کو سزا نہ دی اور وہ بیٹھ گیا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجھاد و السیر، باب من علق سیفه بالشجر فی السفر)

حضرت بشر حافیؒ کی توبہ کا واقعہ

ایک مرتبہ حالت دیوانگی میں کہیں چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کاغذ پڑا ہوملا جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کو عطر سے معطر کر کے کسی بلند مقام پر رکھ دیا۔ اور اسی شب خواب میں دیکھا کہ کسی درویش کو منجانب اللہ یہ حکم ملا کہ بشر حافی کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ہمارے نام کو معطر کر کے جو تم نے تعظیمًا ایک بلند مقام پر رکھا ہے اس کی وجہ سے ہم تمہیں بھی پاکیزہ مراتب عطا کریں گے۔ (تذکرۃ الاولیاء مترجم باب نمبر 12، صفحہ 103)

اَللہ میرے پیارے اَللہ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی جب وفات ہوئی ہے تو آپؑ کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے۔

اَللہ میرے پیارے اَللہ (تاریخ احمدیت۔جلد 2، صفحہ 541)

اَللہ اسم اعظم

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام فرماتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ فرمانا عام انسانوں کی طرح نہ تھا۔ اَللّٰہ جو خدا تعالیٰ کا ایک ذاتی اسم ہے اور جو تمام جمیع صفات کاملہ کا مُستجمع ہے ۔ایسے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے منہ سے نکلا اور دل پر ہی جا کر ٹھہرا۔ کہتے ہیں کہ اسمِ اعظم یہی ہے اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں ۔...آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ دکھایا اور کہا۔ جا تجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ مروّت اور شجاعت مُجھ سے سیکھ۔ اس اخلاقی معجزہ نے اُس پر ایسا اثر کیا کہ وُہ مسلمان ہو گیا۔

سِیَر میں لکھا ہے کہ ابوالحسن خرقانی کے پاس ایک شخص آیا۔ راستہ میں شیر ملا۔ اور کہا کہ اللہ کے واسطے پیچھا چھوڑ دے۔ شیر نے حملہ کیا۔ اور جب کہا۔ ابوالحسن کے واسطے چھوڑ دے، تو اس نے چھوڑ دیا۔ شخصِ مذکور کے ایمان میں اس حالت نے سیاہی سی پیدا کر دی۔ اور اس نے سفر ترک کر دیا۔ واپس آ کر یہ عُقدہ پیش کیا۔ اس کو ابوالحسن نے جواب دیا کہ یہ بات مشکل نہیں۔ اللہ کے نام سے تو واقف نہ تھا۔ اللہ کی سچی ہیبت اور جلال تیرے دل میں نہ تھا اور مجھ سے تُو واقف تھا۔ اس لئے میری قدر تیرے دل میں تھی۔ پس اللہ کے لفظ میں بڑی بڑی برکات اور خوبیاں ہیں بشرطیکہ کوئی اس کو اپنے دل میں جگہ دے اور اس کی ماہیت پر کان دھرے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 63)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: مَیں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرتش کے لائق نہیں۔ جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا... وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے امن میں آ گیا۔

(کنز العمال حصہ اول فصل سوم، اردو ترجمہ حدیث نمبر 127)

1883ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو الہام ہوا :

وَمَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ۔اور جو شخص خدا کے لئے ہو جائے خدا اس کے لئے ہو جاتا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 62)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف کی اصطلاح اَللّٰہ اُس ذاتِ کامل کا نام ہے کہ جو معبودِ برحق اور مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رزائل سے منزّہ اور واحد لاشریک اور مبدءِ جمیع فیوض ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک قرآنِ شریف میں اپنے نام اَللّٰہ کو تمام دوسرے اسماء وصفات کا موصوف ٹھہرایا ہے اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت کرتا ہے۔ جن کا وہ موصوف ہے۔ اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہُوا کہ وہ جمیع صفاتِ کاملہ پر مشتمل ہے۔

(براہین احمدیہ۔ چہار حصص، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 435-436)

فرمایا: قرآن کی اصطلاح کی رو سے اَللّٰہ اس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حُسن واحسان کے کمال کے نقطہ پر پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو۔ قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اَللّٰہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اَللّٰہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں۔

(ایام صلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 247)

فرمایا: اللہ حیّ قیّوم بالاتفاق خدا کا اسم اعظم ہے: جس کے معنے ہیں روحانی اور جسمانی طور پر زندہ کرنے والا اور ہر دو قسم کی زندگی کا دائمی سہارا اور قائم بالذات اور سب کو اپنی ذاتی کشش سے قائم رکھنے والا اور اللّٰہ جس کا ترجمہ ہے وہ معبود۔ یعنی وہ ذات جو غیر مدرک اور فوق العقول اور وراء الوراء اور دقیق در دقیق جس کی طرف ہر ایک چیز عابدانہ رنگ میں یعنی عشقی فنا کی حالت میں جو نظری فنا ہے یا حقیقی فنا کی حالت میں جو موت ہے رجوع کر رہی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ تمام نظام اپنے خواص کو نہیں چھوڑتا گویا ایک حکم کا پابند ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 268)

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ قرآن شریف میں اسمِ اعظم کونسا لفظ ہے؟

فرمایا: اسمِ اعظم اللہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کا لفظ معبود کے لئے ہے۔ معبود عبادت کو چاہتا ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ پرلے درجے کی محبت، پرلے درجے کا تذلل، پرلے درجہ کی اطاعت اور ان باتوں کا پتہ مقابلہ میں لگتا ہے۔ ایک شخص ایک طرف حکم کرتا ہے اور دوسری طرف خدا، تو اب جو شخص خدا کے حکم کی طرف سبقت کرے گا اس نے گویا خدا کی اطاعت پر دوسروں کی اطاعت کو قربان کر دیا۔ ...

پس اللہ کا نام انسان کو یہ سمجھاتا ہے کہ حقیقی معبود، حقیقی مطاع، حقیقی غنی وہی ذات ہے اور حقیقتًا محتاج، حقیقتًا ذلیل، حقیقتًا مطیع وہ انسان ہے۔ جس کو اللہ نے پیدا کیا اور جو اپنی بقا میں ہر آن اس کے فضل کا محتاج ہے۔ اس فضل کے جذب کے لئے اطاعت فرض ہے۔

(خطبات نور، صفحہ 432-433)

فرمایا: اللہ کے جس قدر نام ہیں اللہ کے ماتحت ہیں، اللہ کا لفظ بیان فرما کر پھر صفاتِ کاملہ کا بیان ہوتا ہے۔ اس واسطے اللہ کے معنوں کے نیچے ایک تو یہ بات ہے کہ وہ ساری خوبیوں کا جامع ہے۔ جہاں تنزیہ کا ذکر ہے وہاں اللہ کا ذکر لا کر یہ ذکر کرتا ہے کہ ہر عیب سے پاک ہے۔... چونکہ وہ سارے محامد کا جامع اور ہر قسم کے عیب ونقص سے منزہ ہے اس لئے اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں۔... غرض اللہ کے لفظ کے جو معنی ہیں کہ ساری خوبیوں والا اور ساری برائیوں سے منزہ اور پاک معبودِ حقیقی، اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت ناجائز ہے۔ یہ خلاصہ ہے تمام کلام الٰہی کا۔

(خطباتِ نور، صفحہ 590-591)

فرمایا: جہاں نبوت کے اعداء اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے میں خوفناک وعید بیان کرنے چاہے ہیں وہاں نبوت کی حمایت ودفاع میں اسم اللہ کو جو جامع جمیع صفاتِ کاملہ ہے پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحیدِ الوہیت کا قائم کرنا اور الٰہہ باطلہ اور ہر قسم کی طواغیت کا ابطال کر کے خدا تعالیٰ کے لئے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے تو جب عداوت اور مخالفت اپنے ہتھیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہوں۔ تب غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہیئے جس کی خدمت کے لئے نبوّت میدان میں نکلی ہے۔

(حقائق الفرقان، جلد4، صفحہ 425)

فرمایا: اللہ: یہ نام خدا کے واسطے عربی زبان میں اسم ذات ہے۔ خدا تعالیٰ کا خاص نام ہے۔ جو صرف اسی کی ذات پر بولا جاتا ہے۔ دوسری کسی زبان میں خدا تعالیٰ کے واسطے کوئی ایسا نام نہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے بولا جاتا ہو اور ایک مفرد لفظ ہو اور کسی دوسرے کے واسطے کبھی استعمال نہ ہوتا ہو مثلاً انگریزی زبان میں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو لفظ بولے جاتے ہیں۔ ایک گاڈ GOD اور دوسرا لارڈ LORD سو ظاہر ہے کہ گاڈ GOD کا لفظ انگریزی زبان میں تمام رومی اور یونانی اور ہندی بُتوں پر بولا جاتا ہے۔ اور دیوتاؤں کے واسطے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور لارڈ کا لفظ تو ایسا عام ہے کہ ایک معمولی فوج کا افسر بھی لارڈ ہوتا ہے۔ اور ایک صوبہ کا حاکم بھی لارڈ ہوتا ہے۔ بلکہ ولایت میں پارلیمنٹ کے اعلیٰ حصّے کے تمام ممبر لارڈ ہی ہوتے ہیں۔ ایسا ہی فارسی زبان میں اللہ تعالیٰ کے واسطے کوئی خاص لفظ نہیں۔ جو لفظ زیادہ تر اللہ تعالیٰ کے واسطے بولا جاتا ہے وہ خدا یا خداوند ہے۔ خدا ایک مرکب لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں۔ خودآ۔ جو خود بخود ہے۔ اور کسی نے اس کو جنا نہیں۔ اور فارسی لٹریچر میں یہ الفاظ اَوروں کے واسطے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ ایسا ہی سنسکرت زبان میں جس قدر اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ وہ سب صفاتی ہیں۔ کوئی اسم ذات نہیں۔

(حقائق الفرقان، جلد4، صفحہ 550-551)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا نام ہی اسلام میں وہ رکھا گیا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔ وہ نام اللہ ہے یعنی تمام نیک صفات خوبیوں اور طاقتوں کا مجموعہ اور یہ نام کسی اور مذہب نے اپنے خدا کو نہیں دیا۔ یہ ایک ایسا پیارا نام ہے جو کہ اس ذات پاک کی تمام خوبیوں اور احسانوں انسان کے دل پر یک دم اس طرح نقش کر دیتا ہے کہ اس میں سے محبت کا ایک تیز شعلہ نکل کر اس دوئی یا شرک کو جلا دیتا ہے جو کہ انسان کے ساتھ ایک خفیہ دشمن کی طرح لگا رہتا ہے اور ایک صلاحیت رکھنے والا انسان اس نام کو اپنی زبان پر لا کر بے چین ہوجاتا اور محبت کے درد کو محسوس کرتا ہے کیونکہ معاً اس کو خدا تعالیٰ کی خوبیاں اور اس کے محاسن کا ایک مختصر نقشہ یاد آتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر نظر کرتا ہے تو اس کی بڑائی جبروت شوکت اور صولت کو دیکھ کر حیرت میں آجاتا ہے اور دنگ رہ جاتا ہے اور جب اپنی کمزوری بے بساطی بے کسی بے بسی پر نظر کرتا ہے تو حیرت تعجب اور دبدبہ محبت کی گداز کر دینے والی گرم جوشی میں بدل جاتے ہیں۔... غرضیکہ اللہ کا نام زبان پر آتے ہی انسان کے دل ودماغ محبت کی زنجیر میں پروئے جاتے ہیں اور جتنا اس نام کی وسعت پر غور کرو اتنا ہی اسلام کی سچائی کا یقین دل میں پختہ ہوجاتا ہے اور یہ اسلام کے خدا کی طرف سے ہونے پر ایک بین دلیل ہے۔

(انوار العلوم، جلد1، صفحہ 72)

اسلام سے پہلے کسی کو خدا کا اسمِ ذات نہیں بتایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اسلام سے پہلے کسی قوم کو خدا کا اسم ذات بتایا ہی نہیں گیا اور اس میں ایک بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا اسم ذات اس کی ساری صفات کو اپنے اندر رکھتا ہے اور ساری صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ سے امّتِ محمدیہ پر ہی ظاہر ہوئیں اس لئے اور کسی پر خدا تعالیٰ نے اپنا ذاتی نام ظاہر نہ کیا۔... اسلام میں ہی اللہ تعالیٰ کا اسمِ ذات پایا جاتا ہے اور وہ اللہ کا لفظ ہے۔

(انوار العلوم، جلد6، صفحہ 343-344)

فرمایا: (اللہ) اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو ازلی ابدی اور الحیّ القیّوم ہے اور مالک اور خالق اور رب سب مخلوق کا ہے اور اسم ذاتی ہے نہ کہ اسم صفاتی۔ عربی زبان کے سوا کسی اور زبان میں اس خالق ومالک کُل کا کوئی ذاتی نام نہیں پایا جاتا صرف عربی میں اللہ ایک ذاتی نام ہے جو صرف ایک ہی ہستی کے لئے بولا جاتا ہے اور بطور نام کے بولا جاتا ہے اللہ کا لفظ بھی اسم جامد ہے مشتق نہیں۔ نہ یہ کسی اور لفظ سے بنا ہے اور نہ اس سے کوئی اور لفظ بنا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد1، صفحہ 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لفظ اللہ کے معنی اسلام، قرآن کریم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم اور بعد میں آنے والے لوگوں نے بالاتفاق یہ کئے ہیں کہ وہ وہ پاک ذات ہے جو تمام صفات حسنہ سے متصف اور تمام کمزوریوں اور نقائص سے بری اور بالا ہے۔ (خطبات ناصر، جلد2، صفحہ 383)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے اندر احساس برتری پیدا کریں اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کریں کہ اسلام کی جو آزادی ہے وہ دراصل اللہ کی غلامی میں ہے۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے جو آزادی کے تصور کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ تفصیلی جائزہ لے کر دیکھ لیں اس سے بہتر تعریف اور کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میری غلامی اختیار کرو تو تمام جھوٹے خداؤں سے تم آزاد ہوجاؤ گے۔ یہ غلامی تمہیں ہر دوسرے جذبہ اور ہر دوسرے نظریہ سے آزادی عطا کرے گی۔ جب کہ خدا کی غلامی سے نکلنا نام ہے ہر دوسری چیز کی غلامی کا۔

(خطباتِ طاہر، جلد2، صفحہ 504)

فرمایا: سب سے بڑی دولت جو دنیا میں ممکن ہے اور سوچی جا سکتی ہے یا دنیا میں کیا دنیا ومافیہا اور آخرت، ہر لحاظ سے انسان کے ادراک میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی آسکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (خطباتِ طاہر، جلد10، صفحہ 441)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ ہی تمام صفات کا جامع اور تمام قدرتوں کا مالک ہے اور اس ناطے وہی اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور تمام جھوٹے خداؤں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے، بچتے ہوئے، صرف اسی واحد خدا کے سامنے جھکا جائے۔

فرمایا کہ اس واحد خدا کے سامنے جھکو گے تو پھر ہی دنیا وآخرت کے انعامات سے فیض پا سکتے ہو۔ (خطباتِ مسرور، جلد7، صفحہ 257)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے پیارے اللہ کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

اعجازِ مسیحائی

مکرم ڈاکٹر مہدی علی بشیر الدین قمر صاحب شہید کے قلم سے

[یہ مضمون خاکسار کے بھائی عزیزم ڈاکٹر مہدی علی بشیر الدین قمر شہید نے امسال ماہِ مارچ میں خاکسار کو بھجوایا تھا کہ خاکسار اس کی نوک پلک درست کر کے اسے احمدیہ گزٹ میں شائع کرا دے۔ خاکسار اُس کی اِس دنیا کی زندگی میں ایسا نہ کر سکا۔ اب اس کے اس مضمون کو اس کی بنیادی شکل میں رکھتے ہوئے کچھ درست کر کے شہید مرحوم اور اس کے اہل وعیال کے لئے دعا کی درخواست کے ساتھ قارئین کی نذر کر رہا ہے۔ خاکسار: ہادی علی چوہدری]

اعجازِ مسیحائی

جب اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے نور کا سورج ایک مرتبہ پھر طلوع ہوا اور اس کی کرنیں حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے سے زمانے سے جہالت کی تاریکی دور کرنے لگیں تو آپؑ نے ہمیں خدا تعالیٰ کی عظیم قدرتوں سے روشناس کروایا۔ اسلام کے لئے آپؑ کی اَن گنت خدمات میں سے ایک خدمت یہ بھی ہے کہ آپؑ نے عربی زبان کی فضیلت اور اس کے اُمّ الالسنۃ (زبانوں کی ماں) کے مقام کو ٹھوس دلائل سے ثابت کیا۔ آپؑ نے ثابت کیا کہ عربی ہی وہ زبان ہے جو خدائے رحمٰن نے الہاماً انسان کو سکھائی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو بات اپنے مامور کی زبان اور قلم سے نکلوائی وہ اسے اپنے روزمرّہ کے کاموں سے خود ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ عربی زبان میں چند ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو عام طور پر دنیا کی دیگر زبانوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اس کی ایک مثال دل ہے جسے عربی میں ''قلب'' کہا جاتا ہے۔ 'قلب' کا معنیٰ ہے '' پلٹنا''۔ یعنی جو مکمل طور پر متضاد حالت میں چلا جائے۔ دل کی دھڑکن سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی حالت ہر لحظہ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جب ہم جسم کے اندر دل کی پیدائش کے مراحل کا مشاہدہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب دل بننا شروع ہوتا ہے تو ابتداءً دل کا بالائی حصہ (atria) نیچے ہوتا ہے اور نچلا حصہ (ventricle) بالائی جانب بنتا ہے۔ چند ہفتوں میں اس میں اس قسم کی تبدیلیاں آتی ہیں کہ atria والے حصّے اوپر آجاتے ہیں اور ventricles والے نیچے چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ یہ عضو اپنی پوزیشن کے حساب سے جسم میں مکمل طور پر پلٹ جاتا ہے۔ یہ تمام قلب ماہیئت (process) قلب کے اصل معنی کو ظاہر کرتا ہے۔

اسی طرح جگر کو عربی زبان میں ''کَبَد'' کہا جاتا ہے۔ کَبَد کے معنے ہیں مسلسل کوشش کی حالت۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِی کَبَدٍ'' (سورة البلد 90 : 5) یعنی یقیناً ہم نے انسان کو مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا ہے۔ چنانچہ یہی مسلسل محنت میں رہنے کی خصوصیت جگر کی بھی ہے جو انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک بغیر ایک لمحہ کے توقف کے کام کرتا رہتا ہے اور اسی لئے اسے vital organs میں شمار کیا جاتا ہے۔ جگر اگر تھوڑی دیر کے لئے کام کرنا بند کر دے تو انسان اور حیوانات کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ جگر انسانی اور حیوانی جسم میں ایک لیبارٹری کی مانند ہے جہاں کیمیائی عمل سے زندگی کے لئے ضروری مادے بنائے جاتے ہیں۔ ان زندگی بخش مرکبات کو جگر خود بہت ہی کم بلکہ اکثر صورتوں میں بالکل استعمال نہیں کرتا۔ وہ تقریباً یہ سب کے سب مرکبات دوسرے اعضاء کے لئے تیار کرتا ہے۔ اس کی بہترین مثال ketone bodies ہیں۔ جو جگر اس وقت بناتا ہے جب جسم انتہائی بھوک کی حالت میں ہوتا ہے اور زندہ رہنے کے لئے کوئی اور fuel میسر نہیں رہتا۔ یہ ketone bodies جو باقی اعضاء کو زندگی مہیا کرتے ہیں جگر خود استعمال نہیں کرتا لیکن دوسرے اعضاء کو مہیا کرتا ہے۔

یہی مظاہرہ ہم انتہائی اعلیٰ انسانی حالتوں میں پاتے ہیں۔ جسمانی لحاظ سے ماں اور باپ اس کی واضح مثال ہیں جو خود تکلیف اٹھا کر اپنی اولاد کے لئے خوراک، رہائش اور دیگر سہولیات کا بندوبست کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات خود بھوکے رہ کر اپنی اولاد کو کھلاتے ہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ رشتوں کے لحاظ سے عورت کا ماں بننا اور مرد کا باپ بننا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ روحانی طور پر یہی خصوصیت ہم انبیاء علیہم السلام میں پاتے ہیں جو روحانی مراتب کی معراج پاتے ہیں اور باقی انسانیت کے لئے خود کو ایسی تکلیفوں اور مشقتوں میں ڈالتے ہیں جن کا خود انہیں کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ غرض صرف انسانی ہمدردی ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا قرآنی آیت بھی اس طرف اشارہ کر رہی ہے۔

واضح طور پر جن دو اعضاء کی مثال اوپر دی گئی ہے ان کے نام اس وقت سے عربی زبان میں رائج ہیں جب انسان کو ان حقائق کا علم نہیں تھا اور الہامِ الٰہی کے سوا کوئی اور صورت نہیں کہ الفاظ کے معانی خود ان کی حقیقت کو اس طرح واضح کریں۔ اس کی مثال دنیا کی کسی اور زبان میں ملنا ممکن نہیں۔ یقیناً اسی طرح کی بہت سی مثالیں موجود ہوں گی جو مندرجہ بالا مثالوں کی طرح سائنسی نقطۂ نظر سے عربی کا الہامی زبان ہونا ثابت کرتی ہوں۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

خدمتِ دین۔ فضلِ الٰہی

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو
سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو

(کلام محمودؓ)

ارضِ بلال کا دُرِّ نایاب

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

افریقہ جو تاریک براعظم کہلاتا تھا، ہیروں اور سونے کی سرزمین بھی ہے۔اس خطۂ زمین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انفاسِ قدسیہ اور برکت سے انسانوں میں خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں مخمور، ہیروں اور سونے سے نہایت درجہ چمکدار اور تابدار درخشندہ گوہر پیدا ہوئے ہیں جن کی ضیا پاشیوں سے یہ براعظم ہی نہیں بلکہ کُل عالم منور ہو رہا ہے۔انہی میں ایک نام بطلِ احمدیت محترم جناب شیخ عمری عبیدی صاحب کا ہے۔اس بلالی شکل وخصلت رکھنے والے عظیم وجود نے احمدیت کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ اپنے وطن کی تاریخ میں بھی ایک نمایاں مقام حاصل کیا اور اپنے حُسنِ کردار اور عمل سے ثابت کر دیا کہ افریقن دماغ کتنے زرخیز ہوتے ہیں اور کس طرح زمینی انسان آسمانی بن جاتے ہیں۔

محترم شیخ عمری عبیدی صاحب 1924ء میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد پوسٹل ٹریننگ سکول دارالسلام میں 1941ء میں داخل ہوئے۔ 1939/40ء میں کشتی نوح کے ترجمہ سواحیلی سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی۔دو سال بعد حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی پُرزور تحریک پر استعفیٰ دے کر اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کر دی۔1954ء سے 1956ء تک آپ جامعۃ المبشرین ربوہ میں زیرِ تعلیم رہے اور واپس اپنے ملک تنزانیہ جا کر دارالسلام مشن کے انچارج کی حیثیت سے خدمتِ دین میں منہمک ہوگئے۔

1960ء میں دارالسلام کے پہلے افریقن میئر منتخب ہوئے۔1963ء میں ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کے ریجنل کمشنر مقرر کئے گئے۔اسی سال وہ وزیر انصاف مقرر کئے گئے۔1964ء میں تنزانیہ کے قیام پر تعمیر قومی اور ثقافت ملیہ کی وزارت سونپی گئی۔اس عہدہ پر فائز ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ احمدیت کا یہ مجاہد صرف چالیس سال کی عمر میں 9 اکتوبر 1964ء کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کے جنازہ میں علاوہ دیگر افراد کے صدر جولئیس نائیریرے، مسٹر کروے نائب صدر زنجبار، مسٹر جومو کینیاٹے وزیراعظم کینیا، مسٹر ابوٹے وزیراعظم یوگنڈا نے بھی شرکت کی۔

صدر مملکت تنزانیہ کا خراجِ تحسین

مسٹر نائیریرے سربراہ مملکت تنزانیہ نے انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:

ہماری ترقی میں ان کا بہت بڑا دخل تھا۔.... شیخ عمری عبیدی نے ہماری قومی وملکی زبان سواحیلی کی ترقی اور وسعت اور بہتری کے لئے جو عظیم الشان کام کیا ہے، وہ اتنا قیمتی ہے کہ ہماری تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کی یاد کو تازہ رکھے گا۔

ان کی عظیم قابلیت اور ان کی خدمات بلا پس وپیش اس ملک کے لوگوں کے لئے ہمیشہ وقف رہیں۔ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔

بزرگانِ سلسلہ کے جذبات

آپ کے اچانک انتقال پُرملال پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے ساختہ فرمایا کہ عمری صاحب کی وفات سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا کوئی فرد انتقال کر گیا ہو۔

حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم نے فرمایا:

اس جوانی کے عالم میں ان کی پرہیزگاری، دینداری، نیکی، قوم و ملک کے ساتھ اخلاص وفدائیت اور بے لوث خدمات کا جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی ومتابعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستگی کا شاندار ثمرہ ہے اور احمدیت سے تعلق کی برکت کا زندہ اور جاودانی ثبوت ہے۔

خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ سابق پرنسپل جامعۃ المبشرین نے رقم فرمایا۔

”عزیزم شیخ عمری عبیدی سلسلہ احمدیہ کے ایک درخشندہ گوہر تھے.... شیخ عمری عبیدی ایک نہایت دیندار، قابل، زیرک اور مخلص نوجوان تھے۔ بہت محنتی اور اساتذہ سے خاص سلوک رکھنے والے تھے۔یہ انہوں نے جامعۃ المبشرین میں بہت نیک اثر چھوڑا تھا۔“

(ماہنامہ الفرقان ربوہ۔نومبر 1964ء)

دربارِ خلافت سے سرٹیفکیٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دربار خلافت سے آپ کو مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ عطا ہوا۔

”وہ خدا رسیدہ اور دین اسلام کا شیدائی ایک حبشی تھا جس کا رنگ سیاہ اور ہونٹ لٹکے ہوئے تھے، دنیا کی مہذب قومیں اسے حقارت کی نظر سے دیکھتی تھیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خدا تعالیٰ کی نظر کرم اس پر پڑی اور وہ اس سے ہم کلام ہوا۔ یہ ہیں ہمارے دوست عمری عبیدی ... یہ دوست احمدیت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ربوہ میں بھی کچھ عرصہ رہ کر گئے تھے۔وہ خواب بین انسان تھے۔انہیں بڑی واضح اور سچی خوابیں خدا تعالیٰ نے دکھائیں۔“

(فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ 21 دسمبر 1965ء بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔26 مارچ 1966ء)

ایک بے مثل واقفِ زندگی

مرکز اور خلیفۂ وقت کی صحبت میں بہت کم عرصہ گزارنے اور اپنی کم عمری کے باوجود، دینی ودنیاوی وجاہت رکھنے والے اس عالی دماغ اور عبقری نے وقف کی باریک راہوں پر قدم مارا اور زندگی کے آخری سانس تک اس عہد کو نہایت شاندار رنگ میں نبھایا۔اس کا کسی قدر اندازہ ایک اور خدا رسیدہ اور خلافت کے سلطانِ نصیر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم سابق امیر جماعت غانا (1938-2014ء) کے اس بیان سے لگ سکتا ہے جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مجلس مشاورت 1972ء کے دوران دیا۔آیئے انہیں کی زبانی پڑھتے ہیں۔

(باقی صفحہ 23)

سیسکاٹون جماعت کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

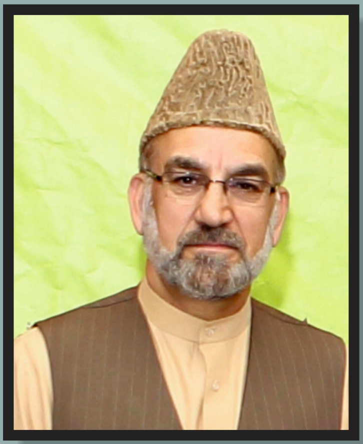

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب

امسال مئی کے آخر میں مکرم امیر صاحب کینیڈا نے خاکسار کو کینیڈا کے شہر سسکاٹون بھجوایا تا کہ ان کی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان کو مزید مالی قربانی کی تحریک کی جاسکے۔ چنانچہ 22 مئی کو خاکسار ٹورانٹو سے محو پرواز ہوا۔ سسکاٹون جماعت کو جو ایک ملین ڈالرز کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اس میں سے ابھی دو لاکھ ستر ہزار کی کمی تھی اس لئے مکرم امیر صاحب کی خواہش تھی کہ اس کمی کو پورا کیا جاسکے۔ خاکسار دس دن کا پروگرام بنا کر روانہ ہوا اور دعا کے ساتھ اس بابرکت مقصد کے حصول کے لئے ہوائی مستقر پر پہنچا ہوائی جہاز میں سوچتا رہا کہ دس دن میں یہ بڑا ٹارگٹ کس طرح قابل حصول ہوگا۔

یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ سسکاٹون چھ سے ساڑھے چھ صد افراد پر مشتمل ہے اور بہت سے افراد جماعت وہاں گزشتہ چند سالوں سے پاکستان سے آکر آباد ہوئے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ احساس بھی غالب تھا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان کی توفیق بڑھا دئے۔ نیز یہ کہ مجھ سے چند ہفتے قبل کینیڈا کے مبلغ انچارج صاحب بھی سسکاٹون تشریف لے گئے تھے اور انہوں نے بھی سسکاٹون کے احباب سے مالی قربانی کے سلسلہ میں تحریک کی جس کے نتیجہ میں مخلصین سسکاٹون نے تین لاکھ ڈالرز کی خطیر قربانی کی۔ اور اب چند ہفتوں بعد میں بھی اسی مشن پر وہاں جا رہا تھا۔

دوران سفر دعا کی کہ الٰہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے بار الٰہا ایسا کر مخلصین سسکاٹون کے مرد وزن اور بچے بچیوں کو ایسی توفیق دے کہ وہ تیری محبت میں قرون اولیٰ کے مومنین کی قربانی کی یادیں تازہ کردیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک برقی رو کی طرح یہ بات سمجھائی کہ لجنہ اماء اللہ کو اس میں خصوصی تحریک کی جائے۔ چنانچہ اس خیال نے دل کو ایک طمانیت عطا کی اور یوں چند گھنٹوں بعد جہاز کے کپتان نے سسکاٹون پہنچنے کا اعلان کیا۔ سسکاٹون کی دونوں جماعتوں کے صدران فنانس کمیٹی کے انچارج اور متعدد احباب جماعت ہوائی مستقر پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ راستے میں گفتگو سے یہ اندازہ ہوا کہ سسکاٹون جماعت اپنی نہیں میری کیفیت جاننا چاہتے ہیں کہ میں ان سے کیا توقعات لے کے آیا ہوں۔ اس سے احساس فکر دور ہوکر یہ تسلی ہوئی کہ یہاں لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے ازدیاد ایمان کے سامان کردیئے ہوئے ہیں۔

22 مئی کو پہنچ کر 23 مئی جمعۃ المبارک کے خطبہ میں خاکسار نے اپنے آنے کے مقصد کو بیان کیا اور اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی۔ پروگرام یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ گھروں میں جایا جائے اور اس طرح ذاتی طور پر مل کر احباب جماعت سے بات چیت بھی ہو ان کے حالات کا جائزہ بھی لے لیا جائے، ان کی پہلے کی گئی مالی قربانی کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ اور پھر جو بھی خدا تعالیٰ دے اسے اس کی رحمت پر چھوڑ دیا جائے۔ سسکاٹون کی مسجد کمیٹی کے مالی امور کے نگران مکرم شہزاد مظفر صاحب نے تین سے چار افراد پر مشتمل ایک گروپ تشکیل دیا ہوا تھا جس میں دونوں جماعتوں کے صدر صاحبان مکرم ناصر احمد ملک صاحب اور مکرم شمعون رشید صاحب اور ریجنل امیر مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ مکرم زاہد عابد صاحب، مکرم فہیم چوہدری صاحب، مکرم عمران بابر صاحب اور مکرم مقصود احمد صاحب شامل رہے۔

23 مئی جمعہ کے بعد ہم نے گھروں کا دورہ شروع کیا اور پہلے دن آٹھ گھروں میں جانے کی توفیق ملی۔ اردو کا ایک محاورہ سنا ہوا تھا کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کیونکہ آج کے دن جس قربانی کا مظاہرہ دیکھا اس نے ایک بات سمجھا دی کہ جو ٹارگٹ ٹورانٹو مرکز نے دیا تھا اس سے کہیں بڑھ کر سسکاٹون جماعت تیار تھی۔ چناچہ پہلے دن 73,927 ڈالرز کی وصولی نے ہم سب کو ایک خوشکن آغاز پر خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر دیا۔ اور پھر اس کے بعد ہر آنے والا دن خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا منادی بن کر طلوع ہوتا رہا۔ یہاں یہ بتانا اچھا لگتا ہے کہ ہمارے گھروں کے وزٹ سے قبل جمعہ کے معاً بعد ایک دوست نے غیر متوقع طور پر نماز سنٹر کے دفتر میں صرف مجھ سے ملنے کی خواہش کی۔ ملنے پر نہایت عاجزی سے یہ کہہ کر خواہش تو زیادہ دینے کی تھی لیکن فی الوقت یہ تھوڑی سی رقم وصول کرلیں۔ اور لفافہ دے کر چلے گئے۔ بعد میں جب باقی دوست جو ہمارے گروپ کا حصہ تھے ان کو بتایا کہ یہ دوست یہ کہہ کر ایک لفافہ دے گئے ہیں۔ جب گنے تو سولہ ہزار ڈالرز نکلے۔ اب سوچتا ہوں تو ایک اور پہلو جس نے دل کی تسلی اور نیک شگونی کا احساس پیدا کیا وہ یہ تھا کہ سسکاٹون کے نوجوان مربی صاحب نے میرے جاتے ہی 22 مئی کی شام کو سب سے پہلے اپنی طرف سے اور اہلیہ اور بچوں کی طرف سے مسجد فنڈ میں مزید ادائیگی کی۔ جزاہ اللہ خیراً۔

لجنہ اماء اللہ سسکاٹون نمبر لے گئیں

جیسا کہ مضمون کے آغاز میں ذکر کیا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کو خصوصی تحریک کرنے کی طرف توجہ ہوئی تھی۔ اس پر بروز اتوار 25 مئی لجنہ اماء اللہ کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا۔ اس میں خاکسار نے لجنہ سے یہ درخواست کی کہ اگر سسکاٹون کے 250 گھروں میں سے 200 گھر 500 ڈالرز فی گھر ادا کرے تو اس طرح ایک لاکھ ڈالرز کی رقم جلد اور آسانی سے اکٹھی ہوسکتی ہے۔ اور ان کو آنحضرت ﷺ کی صحابیاتؓ اور لجنہ اماء اللہ کی مساجد کے لئے قربانیوں کے ایمان افروز واقعات سنا کر محرک کیا۔

اس میں یہ بھی اضافہ کیا کہ یہ قربانی لجنہ اس مال میں سے کرے جو انہوں نے جمع کر کے رکھے ہوئے ہیں یا اس مالیت کا زیور دے کر حصہ لیں نیز یہ کہ گھر کے مردوں سے نہیں مانگنا۔

اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی چند ایک سوال ہوئے اور پھر میرے بیٹھے بیٹھے ان شہد کی مکھیوں نے خدا کے گھر کے لئے اپنی اپنی

محبت کا اظہار شروع کر دیا۔ پیسوں کی وصولی کے ساتھ ساتھ زیور بھی نچھاور کئے جانے لگے۔ اور یوں منٹوں میں ان بہنوں اور بچیوں نے جو میٹنگ میں آئی تھیں دیکھتے دیکھتے 60 ہزار ڈالرز سے زائد کی خوشخبری دی۔ اور پھر اپنے جذبہ مسابقت کا اظہار یوں کیا کہ مجھے پوچھا کہ مردوں کو کیا ٹارگٹ دیا ہے کیونکہ وہ مردوں سے آگے نکلنے کی خواہش مند ہیں۔ اس پر خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ ان سے مجھے ایک لاکھ ڈالرز ہی درکار ہیں۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ میں یہ بند نہیں باندھ سکوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور چند دنوں میں لجنہ اماء اللہ سسکاٹون نے 175,000 ڈالرز سے زائد رقم خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے پیش کر کے اپنے اخلاص و وفا کا ثبوت دیا۔ بہت سی خواتین نے اپنے زیور پیش کر کے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی۔

ایک گھر میں ہم وزٹ کے لئے گئے اور مجھے میرے ساتھیوں نے بتایا کہ اس گھر نے پہلے ہی کافی قربانی کی ہے اور بظاہر لگتا نہیں کہ ان کے پاس کوئی گنجائش ہوگی اس لئے ان سے کچھ نہ مانگا جائے اور رات کا کھانا کھا کر (جس کا انہوں نے اہتمام کیا تھا) اور دعا کر کے رخصت لے لی جائے۔ وہ لوگ جن کو فنڈ ریزنگ کا تجربہ ہے وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جہاں ہم اس قسم کے اندازے لگا کر کسی کے اخلاص پر نظر کرتے ہیں وہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے سارے اندازوں کو غلط ثابت کر کے یہ بتا دیتا ہے کہ چپ کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو اکٹھا کرو اور یونہی اندازے نہ لگاؤ۔ چنانچہ کھانا کھانے کے بعد جب ہم دعا کر کے اٹھنے لگے تو صاحب خانہ نے مجھے اور ریجنل امیر صاحب کو رکنے کے لئے کہا، باقی احباب باہر چلے گئے تو اس نوجوان نے جس نے پہلے سے ہی کافی قربانی مسجد کے لئے کی ہوئی تھی ایک عدد چیک دیا جو 5000 ڈالرز کا تھا۔ اور میں ابھی حیران ہی ہو رہا تھا کہ اس کی اہلیہ نے جو کہ میری بیٹی کی عمر کی ہوگی کہا کہ مربی صاحب میں نے بھی کچھ دینا ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پلاسٹک بیگ میں اپنا مکمل زیور اور تمام جمع کردہ پونجی دیتے ہوئے کہا۔ اس کو خاکسار کی یہ بات بہت بھائی کہ خدا کے لئے اگر کوئی ''بے زیوری'' ہو جائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی اس لئے میں نے اپنا تمام زیور اور جس قدر بھی رقم جمع کر رکھی تھی وہ اس لفافے میں ڈال دی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ اس زیور میں سے دو کڑے جو اس کے میاں نے خاص طور پر اس لئے بنوائے تھے وہ شامل نہیں کئے تھے پھر یہ خیال آیا کہ اگر یہ رکھ لئے تو پھر ''بے زیوری'' والی بات پوری نہیں ہوگی اور مسجد کی تعمیر کے بعد جب ان پر نظر پڑے گی تو اچھا نہیں لگے گا کہ یہ دو کیوں بچا لئے اس لئے سب کچھ دے دیا ہے۔ میں ابھی ورطہ حیرت سے باہر نکلنے کی کوشش میں تھا کہ صاحب خانہ کے ہم زلف جن کو ابھی پاکستان سے آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا بڑی عاجزی اور معذرت سے ایک چیک پیش کیا جو ایک ہزار ڈالرز کا تھا اور پھر ان کی اہلیہ نے اپنی ہمشیرہ کی طرح اپنے پندرہ تولے زیور دینے کا بھی بتایا۔ میں اور ریجنل امیر صاحب آبدیدہ ہو رہے تھے کہ ایک معمولی سی کٹیا میں رہنے والی یہ سادہ سی فیملی کتنے بڑے دل کی مالک ہے اور دل نہایت جوش سے محو دعا تھا۔ لیکن لگتا تھا آج اللہ تعالیٰ نے ہمارے ایمانوں کے ازدیاد کے لئے مزید اہتمام کر رکھا تھا چنانچہ صاحب خانہ نے کہا کہ مربی صاحب میں نے بیعانہ کی کچھ رقم گھر خریدنے کے لئے جمع کی تھی لیکن میں نے ارادہ کیا ہے اب پہلے خدا کا گھر بن جائے تو پھر اپنا بناؤں گا اور اس طرح مزید 20,000 کی خطیر رقم اگلے روز ادا کر کے ایک ایسی مثال اس گھر نے قائم کی جس سے ساری رات حمد باری تعالیٰ میں بسر ہوئی اور ان دونوں گھرانوں کے لئے دل سے دعائیں نکلتی رہیں۔

میں تمام قارئین سے ان کے لئے اور تمام سسکاٹون کی جماعت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

ایسا ہی ایک بچی نے اپنی یونیورسٹی کے لئے جمع کردہ پندرہ سو ڈالرز کی رقم لجنہ کے اجلاس میں پیش کر دی۔ اور یہ وہ بچی تھی کہ جب ان کے گھر کا وزٹ کیا تو ان کی والدہ نے اپنی نئی گاڑی کی چابی پیش کی کہ اسے فروخت کر کے مسجد فنڈ میں ڈال دیں کیونکہ ان کے پاس وقت کچھ اور دینے کو نہ تھا۔ اگرچہ ہم نے جزاک اللہ کہہ کر چابی واپس کر دی لیکن لگتا ہے کہ ان کی بیٹی نے ان کی اس خواہش کو اس طرح پورا کر دیا۔ بعد میں اس کے والد صاحب نے اشکبار آنکھوں سے اپنی بیٹی کے لئے نہایت نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور دعا کے لئے کہا۔ جس بھی گھر میں جانے کا موقع ملا اس گھر سے خالی نہیں لوٹے الا ماشاء اللہ۔

ایک نوجوان جس کو ابھی پولیس کے محکمے میں کام ملا تھا اپنی پہلی تنخواہ مسجد کے لئے ادا کر دی۔ ایک نوجوان جمعہ کے بعد ملے اور بڑے الحاح سے چند منٹ انتظار کرنے کا کہا اور پھر واپس آ کر ایک ہزار ڈالرز مسجد فنڈ میں ادا کئے اور لگتا تھا بظاہر جاب سے آئے ہیں اور یونیفارم پر رنگ روغن کے اثرات اس بات کی غمازی کر رہے تھے کام سے صرف جمعہ پڑھنے آئے ہوں گے اور نام تک نہیں بتایا کہ جلدی میں ہوں۔ میرے ساتھ مقامی دوست تھے جن سے ان کا نام پوچھا اور رسید کٹوائی۔ ایک نوجوان کا واقعہ نہیں بھولتا جس نے چھ ہزار ڈالرز کی رقم پیش کی اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے برف کے طوفان میں گم ہونے کے باوجود بچا لیا ایسے طوفان میں زندہ بچ جانا کسی معجزہ سے کم نہیں۔ موصوف سسکاٹون سے انتہائی شمالی علاقہ میں کسی کمپنی کے ساتھ کام کرتے تھے کہ ایک دن کسی کام سے نکلے کہ طوفان میں گھر کر راستہ کھو بیٹھے لیکن پھر خدا تعالیٰ نے انہیں وہاں منجمد ہونے سے بچا لیا اور کہیں سے آسمانی مدد آ پہنچی اور ان کو کسی حفاظتی مقام پر پہنچایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

کسی گھر میں اگر صاحب خانہ کے پاس گنجائش نہ تھی تو ان کی اہلیہ نے اپنا زیور پیش کر کے یہ احساس دلایا کہ آپ ہمارے گھر سے خالی نہیں جائیں گے۔ ایک بزرگ دوست کو ملنے گئے جن کا دل کا اپریشن ہوا تھا اور جاب بھی نہیں کر رہے تھے۔ سینئرز کے علاقہ میں ان کو ایک چھوٹی سے رہائش ملی ہوئی تھی۔ اور یہاں بھی میرے ساتھیوں نے تیمارداری اور صرف دعا کے لئے کہا کہ ان کی گنجائش نہیں ہے۔ اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت سے ہمیں یہ سمجھایا کہ دل اس کے اختیار میں ہیں اور توفیق بھی وہی دیتا ہے۔ ہم ان کے پاس پہنچے۔ ان کی تیمارداری کی اور مسجد کے بارہ میں بتایا۔ وہ کہنے لگے کہ مجھے ابھی ڈاکٹروں نے اجازت نہیں دی کام کرنے کی لیکن میں بیکار نہیں بیٹھ سکتا تھا اس لئے میں نے ایک سیکیورٹی کمپنی میں جاب کی ہے اور مجھے یہ پہلا چیک ملا ہے اور میں یہ سب مسجد فنڈ میں دیتا ہوں۔ ایک طرف ہم ان کی حالت کو دیکھ رہے تھے اور دوسری طرف ان کے جذبہ قربانی کو۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کریں اس پر انہوں نے غالباً ہمارے چہروں کو پڑھ لیا اور کہنے لگے میری ضروریات ویسے بھی محدود ہیں۔ اس لئے آپ ضرور یہ رقم لے لیں تا کہ مجھے تسلی ہو۔ چنانچہ ہم نے ان کے لئے دعا کی اور شکریہ ادا کر کے یہ سوچتے ہوئے نکلے کہ سسکاٹون کو خدا تعالیٰ نے جو دل دیئے ہیں اس کا مقابلہ دنیا کے بادشاہ بھی نہیں کر سکتے۔ ہم نے ان دنوں میں یہ بھی دیکھا کہ اگر خاوند نے کچھ کم رقم دی ہے تو بیوی نے اپنا زیور دے کر اس احساس کو زندہ کیا کہ قربانی میں وہ پیچھے نہیں رہیں گے۔ اور بعض گھروں میں یہ بھی مشاہدہ کیا کہ بیوی نے جب زیور دیا تو خاوند کی بشاشت میں اضافہ ہوا کہ اس کے کہے بغیر اس کی اہلیہ نے قربانی کی۔ سسکاٹون کی قربانی کو اس کی روح کے ساتھ ان چند صفحات میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہاں تو یہ بات صادق آتی ہے کہ:

دامانِ نگہ تنگ و گل حسنِ تو بسیار

ایک دوست کے گھر گئے تو انہوں نے فوراً پانچ ہزار ڈالرز دیئے اور ان کے چہرہ سے کچھ پریشانی کے آثار نظر آرہے تھے۔ پوچھنے پر کہنے لگے میں شرمندہ ہوں کہ آپ اتنی دور سے آئے ہیں اور میں آپ کی خاطر خواہ مدد نہیں کر پا رہا۔ اور پھر بتایا کہ یہ چیک جو وہ دے رہے ہیں انہوں نے گھر میں ایر کنڈیشنڈ لگوانا تھا لیکن وقت نہیں مل رہا تھا اور جس نے لگانا تھا وہ بھی نہیں آپا رہا تھا اب پتہ چل رہا ہے کہ اس میں تاخیر کیوں ہو رہی تھی۔ یہ رقم دراصل آپ کی ہی منتظر تھی اور میں مطمئن بھی ہوں لیکن شرمندہ بھی کہ اس سے زائد نہیں دے پا رہا۔

خواتین ہمیشہ سے قربانی میں مردوں کے شانہ بشانہ رہی ہیں۔ سسکاٹون آ کر یہ بات از سر نو پوری ہوتی دیکھی کہ ایک بہن اپنی قربانی میں کئی مردوں کو پیچھے چھوڑ رہی ہیں۔ ان سے ملنے پر علم ہوا کہ جس جذبہ سے وہ قربانی کر رہی ہیں کوئی بعید نہیں کہ وہ سب سے زیادہ قربانی کر کے پہلے نمبر پر آجائیں۔ ان کے ہاں بھی یہی ارادہ تھا کہ اب تک جو وہ قربانی کر چکی ہیں اس کے لئے ان کا شکریہ اور دعا کی جائے گی۔ وہاں جا کر انہوں نے نہایت لذیذ چپل کباب اور گرم چائے سے ہماری تواضع کی اور اس قدر سادگی اور عاجزی کا پیکر تھیں کہ بار بار یہی کہیں کہ آپ دعا کریں میں مزید قربانی کر سکوں اور یہ کہ خدا قبول فرمالے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے بتایا کہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کو بیٹی بنایا ہوا ہے۔ اس پر اُن کے جذبہ قربانی اور اخلاص کا عقدہ کھلا۔ جب ہم چلنے لگے تو انہوں نے ایک کی بجائے دو چیک دیئے ایک پانچ ہزار ڈالرز کا اپنی طرف سے اور ایک پانچ سو ڈالرز کا اپنی بھانجی کی طرف سے جو حال ہی میں پاکستان سے آئی تھیں۔ خدا تعالیٰ جماعت کو بہت سی ایسی بیٹیاں عطا کرے جو اپنے منہ بولے روحانی والد کے لئے نیک نامی کا باعث ہیں۔ یہ بہن اس سے قبل 75,000 ڈالرز ادا کر چکی ہیں۔

اس دورہ میں ایک بات جو دل کو نہایت خوش کرنے والی تھی کہ ننھے بچوں میں مسجد کی تعمیر کا ولولہ تھا۔ کہیں کسی بچے نے ایک اور کہیں کسی بچی نے دو ڈالرز دیئے۔ اور وہ بچہ جو ہمارے انتظار میں صبح سے چار ڈالرز مٹھی میں بند کر کے بے چین تھا اس کا تو ابھی تک دل پر اثر ہے۔ اس کے والد صاحب نے اپنا چیک دینے سے قبل بتایا کہ ان کا بیٹا صبح سے چار ڈالرز لے کے پھر رہا ہے کہ آپ کو مسجد کے لئے دینے ہیں۔ اس لئے پہلے آپ وہ لے لیں۔ چنانچہ اس نے بڑی محبت اور خوشی سے ہمیں دیئے اور پھر کھیلنے کے لئے چلا گیا۔ اگرچہ اس کے والد صاحب نے ہمیں دس ہزار ڈالرز کا چیک دیا لیکن جو لطف اور لذت ان چار ڈالروں سے حاصل ہوئی وہ ان دس ہزار سے کہیں زیادہ تھی۔

ہماری جو ٹیم تھی وہ بھی کسی سے پیچھے نہیں تھی سب نے اپنی اپنی قربانی کا مظاہرہ کیا۔ ہزاروں ڈالرز ادا کر کے ایک عملی مثال قائم کی۔ احباب جماعت نے نہایت پر تکلف دعوتوں کو مالی قربانی کے ساتھ باندھ دیا تا کہ وہ دعوتیں بابرکت ہو جائیں۔ اس ساری دوڑ دھوپ میں ان دو دوستوں کو نہیں بھلایا جا سکتا کہ جو مسابقت میں ہم پلہ رہتے ہیں۔ وہاں کے قدیمی رہائشی ہیں دونوں نے پہلے سے کی گئی قربانی کے باوجود نہایت محبت سے دس دس ہزار ڈالرز کے چیک ادا کر کے اس بار پھر اپنے اخلاص کا اظہار کیا۔

ایک نوجوان جوڑا جس کے ہاں چائے پر بات ہوئی تو انہوں کہا ان کے پاس اڑھائی ہزار جمع شدہ ہیں جو انہوں نے کسی کام کے لئے رکھے تھے اور وہ یہ رقم ہمیں دے دیں گے۔ چنانچہ چائے پی اور پھر نماز ادا کی، ان کی اہلیہ وینکوور سے تھیں اس اعتبار سے خاکسار نے انہیں کہا کہ اگر کنجوسی کریں گی تو میں ان کے والد صاحب سے وینکوور میں لے لوں گا۔ اس خوش کلامی کے بعد جب ہم چلنے لگے تو چیک پر اڑھائی ہزار ڈالرز کی بجائے نو ہزار ڈالرز کی رقم دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور تعجب بھی اس پر اس نوجوان نے کہا کہ نماز میں یہ احساس ہوا کہ میں نے جو وعدہ کیا وہ ادا کر دینا چاہئے اس لئے میں یہ رقم دے رہا ہوں۔ اور ساتھ اس دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ توفیق کہ مزید قربانی کر سکیں۔

جیسا کہ آغاز میں بتا آیا ہوں کہ سسکاٹون کے احباب ابھی سنبھل رہے ہیں۔ اکثر کی رہائش گاہ معمولی اور رہن سہن سادہ ہے۔ لیکن ان کی روح زندہ اور اور جذبہ جوان ہے۔

23 مئی کو ہم نے یہ سفر شروع کیا اور پہلے ہی دن یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نئے نئے ایمان افروز واقعات دکھائے گا۔ اور پھر یوں ہوا کہ ہر روز خدا تعالیٰ نے سسکاٹون کے احباب وخواتین کو یہ موقع دیا کہ خود وہ بھی حیران تھے کہ کس طرح دل کھل رہے ہیں۔ اپنی ضرورتوں کو بالائے طاق رکھ کر، کسی نے اپنی گاڑی کی چابی پیش کر دی تو کسی نے کالج کی فیس خاوند نے گھر کی خرید کے لئے جمع پونجی دی تو بیوی نے اپنا سارا زیور، کسی نے ٹپکتے گھر کی مرمت کی رقم دے دی تو کسی نے گھر کی ایکوٹی میں سے رقم نکال کر دی تو کسی نے اپنی RRSP کو داؤ پر لگا دیا۔ بعض دوستوں کے بارے میں خاکسار کو ذاتی علم تھا کہ ان کی گنجائش نہیں ہے لیکن جب ہوا چل پڑی تو پھر کسی نے گنجائش کو نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے دامے درمے قدمے سخنے وہ کچھ کیا جو ایک مومن کی شان ہے۔

جالپٹ جالہر سے موجوں کی کچھ پرواہ نہ کر

وہ جو دو لاکھ ستر ہزار ڈالرز کا ٹارگٹ مرکز نے دیا تھا اس کے مقابل سسکاٹون کے مخلصین نے ایک ہفتے میں چار لاکھ تین ہزار ڈالرز سے زائد کی ادائیگی کر کے جس اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

غزل

جاں بکف اشک بجام آئے گی
نالہ کرتی ہوئی شام آئے گی
در بدر روتی پھرے گی خلقت
کوئی تدبیر نہ کام آئے گی
شور رُک جائے گا آوازوں کا
اک صدا بر سرِ عام آئے گی
سائے چھپ جائیں گے دیواروں میں
منزلِ ماہِ تمام آئے گی
داغ در داغ جلیں گے سینے
یاد یاروں کی مدام آئے گی
عمر بھر دل کے گلی کوچوں سے
اِک صدا نام بنام آئے گی
قیس کو ڈھونڈنے شہروں گلیوں
لیلیٰ دشت مقام آئے گی
پھر سرِ دار ہنسے گا منصور
زندگی پھر کسی کام آئے گی
پھر وہی جشنِ شہیداں ہوگا
زندگی بہرِ سلام آئے گی
دن چڑھے نکلیں گے راہی گھر سے
دل کے چوراہے میں شام آئے گی
شب گزر جائے گی آخر مضطرؔ
صبح آہستہ خرام آئے گی

(مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی مضطرؔ)

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَة

(سنن ابنِ ماجه)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

محترمہ وجیہہ قیوم صاحبہ ایڈمنسٹریٹر عائشہ اکیڈمی

علم کے معنی جاننے کے ہیں۔علم وحکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بنی نوع انسان کی تخلیق کے بعد انسان پر اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان اور انعام علم کا عطا کیا جانا ہے جس کے ذریعہ وہ قوّتِ بیان حاصل کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o (سورۃ الرحمٰن 55:4-5)

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا اور اسے بیان کا طریقہ سکھایا۔

پھر فرمایا:

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق 6:96)

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حق یہ ہے کہ علم حقیقی وہی ہوتا ہے جو نفع مند ہو اور خدا کی بارگاہ میں مقبول ہو۔یہ نکتۂ معرفت بتاتے ہوئے ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ پیاری دعا سکھائی ہے۔

حق یہ ہے کہ علم حقیقی وہی ہوتا ہے جو نفع مند ہو اور جس سے رزق طیب حاصل ہو اور ایسے عمل کی توفیق ملے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو۔یہ نکتہ معرفت بتاتے ہوئے ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں یہ پیاری دعا سکھائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا

(سنن ابن ماجه ۔ كتاب اقامة الصلوة)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم اور طیب رزق اور مقبول عمل کی توفیق چاہتا ہوں۔

علم ایک ایسی نعمت ہے جس کی بدولت ہم معاشرے میں ایک انقلاب لاسکتے ہیں۔احادیثِ نبویہ میں علم حاصل کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

(سنن ابنِ ماجه)

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

ان تمام قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ کو مدِنظر رکھ کر اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ کیا ہم میں اتنا علم ہے کہ ہم اپنی تمام بات کسی کو سمجھا سکیں؟

آج کا معاشرہ بھی اُسی دور کو دوبارہ دہرا رہا ہے جیسا کہ اسلام سے پہلے نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا ہی کسی نہ کسی برائی کا شکار تھی۔ آج فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے لوگ برائیوں کے لئے گھر سے باہر جاتے تھے۔جس پر کہا گیا کہ مغرب سے پہلے گھر آنا ضروری ہے مگر آج اگر مغرب کے وقت بچے گھر پر موجود بھی ہوں تو سائنس کی ترقی کی وجہ سے ان کو وہ تمام چیزیں گھروں میں میسر ہیں جن کی وجہ سے وہ باہر جاتے تھے۔ان کا گھر میں رہنا اور نہ رہنا ایک ہی بات ہے کیونکہ وہ اس بات سے لاعلم ہیں کہ مغرب کے وقت باہر رہنے کی حقیقت کیا ہے یا اس کا مطلب کیا ہے۔

ہماری خواتین کو چاہئے کہ اسلام میں عورت کے حقوق کے متعلق علم حاصل کریں۔معاشرہ کے بے جا ظلم وستم کا نشانہ بننے کی بجائے اسلامی شعائر سے معاشرہ میں انقلاب برپا کردیں۔یہ حقوق گھروں سے شروع ہو کر معاشرے تک جاتے ہیں۔علم انسان کو عزتِ نفس کا درس دیتا ہے۔جس طرح میڈیا عورتوں کو ٹی وی پر نشر کرتا ہے عورت اپنی عزتِ نفس تو کیا اپنی پہچان تک بھول چکی ہے۔کیونکہ آج بھی عورت کے لئے درمیان کا راستہ نہیں ہے۔ ایک طرف مشرقی معاشرہ میں عورت پر اس قدر پابندیاں ہیں کہ سانس لینا محال ہے اور دوسری طرف مغربی معاشرہ میں عورتوں کی آزادی کا یہ عالم ہے کہ انسانیت کے لئے شرمندگی ہی شرمندگی ہے۔یہ صرف عورت کو اپنے مذہب کے متعلق علم نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ورنہ عورت تو ہر مذہب میں عزت وآبرو کا ایک مجسمہ رہی ہے۔یہ صرف لاعلمی ہی کا نتیجہ ہے۔لباس جو پہلے آدم کے دور میں جاہلیت کی وجہ سے نہیں تھا اور پھر ترقی کے ساتھ ساتھ پتوں سے شروع ہو کر کپڑوں تک پہنچا تھا آج ترقی کے اس دور نے عورتوں سے وہ لباس بھی چھین لیا ہے۔ہم اس دور کو کیا کہیں ترقی یافتہ دور یا پھر پڑھے لکھے جاہلوں کا دور۔

معاشرے میں بڑھتے ہوئے ہم جنس پرستی کے رجحان سے لے کر عورتوں کا میڈیا میں رنگ بھرنا۔یہ سب صحیح علم کی کمی اور جہالت کی وجہ سے ہے۔اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں پرانی اقوام کے بارہ میں حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے انجام سے ڈرایا ہے۔ آج بھی اگر ہم قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم کے ہوتے ہوئے اس کو نہیں پڑھتے اور دیگر مذاہب کی طرح اپنی آنکھیں بند رکھی ہوئی ہیں تو ہم بھی اُن اقوام کی طرح ایک تاریخ پارینہ بن جائیں گے۔ہمیں قرآن کریم میں چھپے ہوئے علوم ومعرفت کے خزانے ڈھونڈنے ہیں تاکہ ہم بھی سائنس کی ترقی سے فائدہ اٹھاسکیں۔

آج کا انسان اپنی اقدار اور اخلاقیات سے باہر جارہا ہے۔ تمام مذاہب کے علمبردار اپنی اصل تعلیم کو بھول چکے ہیں۔صرف اس لئے کہ ان کو دی گئی تعلیم ایک مقررہ مدت کے لئے تھی اور اسلام کی تعلیم تمام ادوار کے لئے ہے۔اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کھلی حقیقت کو اپنے علم اور دلائل کے ساتھ پوری دنیا پر آشکار کریں اور اسلام اور احمدیت کا پیغام گھر گھر پہنچائیں۔

اس لئے ہماری خواتین کے لئے بہت ضروری ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اُس ہراول دستے میں شامل ہوں جو ہر وقت دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے دنیا کو برائی سے نکال کر اچھائی کی طرف لانے کے لئے کمربستہ ہے۔خواتین اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ بحال اور قائم کریں۔ (باقی صفحہ 23)

رپورٹ جامعہ احمدیہ کینیڈا

بابت ماہ ستمبر 2014ء

مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب

تعطیلاتِ گرما اور وقفِ عارضی

مورخہ 26 جون 2014ء سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تعطیلات کا آغاز ہوا۔ دورانِ تعطیلات طلبا جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اپنی اپنی جماعتوں میں مختلف خدمات سر انجام دیں جن میں نماز تراویح، درس قرآن و حدیث قابل ذکر ہیں۔

18 اگست 2014 سے نیو جرسی میں جماعت احمدیہ امریکہ کے تحت ہونے والے دس روزہ جامعہ احمدیہ اورینٹیشن کیمپ (Jamia Ahmadiyya Orientation Camp) میں گیارہ طلبا نے شرکت کی۔ طلبا جامعہ احمدیہ نے شامل ہونے والے واقفینِ نو کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرز پر پروگرام تشکیل دیتے ہوئے جامعہ احمدیہ کی عملی زندگی سے متعارف کروایا۔ نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز

مورخہ 4 ستمبر 2014 سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نئے سال کا آغاز ہوا۔ مکرم مختار احمد چیمہ صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے تمام طلبا کو خوش آمدید کہا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

میس کمیٹی اور سپورٹس کمیٹی کے انتخابات

مورخہ 20 ستمبر 2014 کو میس کمیٹی اور سپورٹس کمیٹی کے انتخابات عمل میں آئے۔ انتخابات کی صدارت مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا اور سپرنٹنڈنٹ جامعہ ہوسٹل نے کی۔ آپ نے گزشتہ سال خدمات انجام دینے والے طلبا کا شکریہ ادا کیا۔ نو منتخب طلباء کے نام ذیل میں درج ہیں۔

انچارج میس کمیٹی

عبدالباسط خواجہ، متعلم درجہ خامسہ

معاونین

فیضان احمد، متعلم درجہ ممہدہ

اسامہ رحمٰن، متعلم درجہ اولی

فہد پیرزادہ، متعلم درجہ ثانیہ

شرجیل احمد، متعلم درجہ ثالثہ

قاصد بھنڈر، متعلم درجہ رابعہ

سرجیل احمد، متعلم درجہ خامسہ

سپورٹس کمیٹی

انچارج سپورٹس کمیٹی

وقاص خورشید، متعلم درجہ ثانیہ

باسکٹ بال انچارج

طارق نسیم احمد، متعلم درجہ رابعہ

والی بال انچارج

فہیم ارشد، متعلم درجہ رابعہ

ٹیبل ٹینس انچارج

فرہاد احمد ملک غفار، متعلم درجہ خامسہ

بیڈمنٹن انچارج

باسل رضا بٹ، متعلم درجہ ثالثہ

ہاکی انچارج

عبدالباسط خواجہ، متعلم درجہ خامسہ

فٹ بال انچارج

فاطر احمد، متعلم درجہ ثانیہ

الجمعیۃ العلمیہ کے انتخابات

الجمعیۃ العلمیہ کے انتخابات بھی مورخہ 20 ستمبر 2014ء کو منعقد ہوئے۔ انتخاب کی صدارت مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب رئیس الجمعیہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ منتخب ہونے والے طلباء کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

نائب الرئیس

مصلح الدین شنبور، متعلم درجہ رابعہ

سیکرٹری سیمینار

سرجیل احمد، متعلم درجہ خامسہ

سیکرٹری علمی مقابلہ جات

طارق نسیم احمد، متعلم درجہ رابعہ

سیکرٹری مجلس ارشاد

ثاقب محمود ظفر، متعلم درجہ خامسہ

سیکرٹری تحریر

نجیب اللہ ایاز، متعلم درجہ ثالثہ

مقابلہ انگریزی تقریر

مورخہ 26 ستمبر 2014ء کو سالانہ مقابلہ انگریزی تقریر کا انعقاد طاہر ہال میں ہوا۔ اس مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کے نام مع انکے گروپ درج ذیل ہیں۔

اول: صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ ثالثہ، رفاقت گروپ

دوم: سرمد نوید احمد، متعلم درجہ ثانیہ، رفاقت گروپ

سوم: فرہاد احمد غفار، متعلم درجہ خامسہ، دیانت گروپ

تقریب تقسیم انعامات وعشائیہ

گزشتہ سال بعض وجوہات کی بنا پر سالانہ تقریب تقسیم انعامات وعشائیہ منعقد نہ ہوسکا تھا۔ چنانچہ 26 ستمبر 2014ء کو اس تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس تقریب میں مکرم ملک لال خان

صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا سمیت کئی اراکین نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران و دیگر معززین نے شرکت کی۔ طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا اور مدرس الحفظ کے طلبا کے والدین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

اس تقریب کے لئے طلباء نے طاہر ہال کو نہایت عمدگی سے سجایا۔ اختتامی تقریب کا آغاز مقابلہ انگریزی تقریر کے معاً بعد ہوا۔ جس میں گزشتہ سال کی علمی ریلی کے دوران پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبا کو انعامات دیئے گئے۔ علمی ریلی کے اختتام پر تمام گروپس کے مجموعی نمبر اکھٹے کئے جاتے ہیں اور جس گروپ کے نمبر سب سے زیادہ ہوں وہ گروپ اس سال کا بہترین گروپ قرار پاتا ہے۔ چنانچہ سال 14-2013ء کا بہترین گروپ سب سے زیادہ نمبروں کے ساتھ رفاقت گروپ قرار پایا۔ علمی مقابلہ جات میں بہترین کارکردگی پیش کرنے والے طالب علم کو ہر سال ایک خصوصی انعام دیا جاتا ہے سال 14-2013ء میں بہترین کارکردگی پیش کرنے پر مندرجہ ذیل دو طلباء کو سال کے بہترین طالب علم ہونے پر خصوصی انعام پیش کیا گیا۔

1۔ مصلح الدین شنبور، متعلم درجہ رابعہ، امانت گروپ

2۔ صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ ثالثہ، رفاقت گروپ

اختتامی تقریب

تقریب کے اختتام پر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس تقریب میں شمولیت اختیار کی اسی طرح انہوں نے طلباء و کارکنان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے میں محنت و ذمہ داری سے کام کیا۔ اس کے بعد مکرم محترم امیر صاحب کینیڈا نے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے طلباء کو کامیاب علمی ریلی منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

اختتامی تقریب میں 400 سے زائد زائرین شامل ہوئے جن میں سو سے زیادہ مستورات بھی تھیں۔

نماز مغرب و عشاء کے وقفہ کے بعد حسب روایت عشائیہ پیش کیا گیا۔ ان تقریبات کا مکمل انتظام طلباء جامعہ احمدیہ نے کیا جس کو ہر شامل ہونے والے نے سراہا۔ اس طرح جامعہ احمدیہ کینیڈا کی علمی ریلی سال 14-2013 کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

مقابلہ تلاوت قرآن کریم

سال 15-2014ء کے علمی مقابلہ جات کا آغاز مقابلہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو 31 ستمبر 2014ء کو منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام مع ان کے گروپ درج ذیل ہیں۔

اول: باسل رضا بٹ، متعلم درجہ ثالثہ، دیانت گروپ

دوم: صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ ثالثہ، رفاقت گروپ

سوم: ساغر باجوہ، متعلم درجہ اولی، دیانت گروپ

ہفتہ وار سیمینارز

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلبا کے علمی و تربیتی معیار کو بہتر بنانے کے لئے تسلسل کے ساتھ مختلف محقق حضرات کو علمی و تحقیقی موضوعات پر لیکچرز دینے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ ماہ ستمبر میں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں لیکچرز دینے والے علمائے کرام کے نام اور عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

لیکچرار: مکرم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب
امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ ڈنمارک

عنوان: بطور مبلغ سلسلہ میرے تجربات زندگی

لیکچرار: مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد صاحب
ناظر خدمت درویشاں ربوہ

عنوان: ایک مبلغ کی ذمہ داریاں

علمی و تحقیقی سیمینارز

تعلیمی سال کے آغاز سے ہی درجہ خامسہ کے طلباء مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر اپنے مقالہ جات پیش کرتے ہیں۔ ماہ ستمبر میں ہونے والے سیمینارز میں تقاریر کرنے والے طلباء کے نام نیز ان کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

طالب علم کا نام: خالد خان

عنوان: جماعت احمدیہ فجی کی تاریخ

دیگر مصروفیات

واقفین نو کلاس۔ ماہ جون میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ وقف نو کے تحت واقفین نو کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کلاسیں ماہ جون میں متواتر ہوتی رہیں جن میں طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2014ء

جلسہ سالانہ کینیڈا مورخہ 20 تا 22 جون 2013 کو وینکور میں منعقد ہوا۔ امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح جلسہ سالانہ کی تیاری و انتظام کے لئے تمام طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کی مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹیاں لگائی گئیں جنہیں طلباء نے بخوبی سرانجام دیا۔

جلسہ کے دوسرے روز جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالب علم عزیزم حماد احمد مبین، متعلم درجہ سادسہ نے انگریزی زبان میں تقریر بھی کی جس کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات تھا۔

تفریحی پروگرام

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے درجہ سادسہ کے طلباء کے لئے چار روزہ تفریحی پروگرام بنایا گیا۔ مورخہ 8 ستمبر 2014ء کو طلبا درجہ سادسہ کا قافلہ ٹورونٹو شہر سے شمال کی جانب تقریباً 300 کلومیٹر دور ایک تفریحی مقام Key Marina Resort کے لئے روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں 9 طلباء اور 2 اساتذہ جامعہ احمدیہ شامل تھے۔ ان طلبہ نے Canoeing, Kayaking, Rowing اور Fishing وغیرہ کے تجربات حاصل کئے اور کھانا پکانے کی مشق بھی کی۔ یہ قافلہ مورخہ 11 ستمبر کو واپس آیا۔

یوم التبلیغ

مورخہ 21 ستمبر 2014ء بروز اتوار کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یوم تبلیغ منایا گیا جس میں طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے بھرپور شرکت کی۔ طلباء نے ٹورونٹو شہر سے شمال کی جانب تقریباً 70 کلو میٹر دور اوریلیا شہر میں جماعتی تعارف کے پمفلٹ تقسیم کئے۔

جلسہ مذاہب عالم

مورخہ 28 ستمبر 2014ء کو جلسہ مذاہب عالم گوالف (Guelph) شہر میں منعقد ہوا۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اس جلسہ میں طلبا جامعہ احمدیہ کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ طلباء نے شاملین جلسہ کے اسلام کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے اور دیگر انتظامی کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ اس جلسہ میں کل 11 طلباء نے شرکت کی۔

Run for Vaughan

مورخہ 28 ستمبر 2014 کو Run For Vaughan کا انعقاد کینیڈا وانڈر لینڈ میں ہوا۔ اس پروگرام کی غرض وان شہر میں تعمیر ہونے والے ایک ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنا ہے۔ طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اس نیک کام کے لئے مبلغ 10 ڈالر فی کس ادا کئے اور اس پروگرام میں بھی شریک ہوئے۔

Annual Speech Competitions

Annual Speech Competitions

سالانہ رپورٹ حفظ القرآن سکول

مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب، انچارج حفظ القرآن سکول، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فیض رساں توجہات اور مقبول دعاؤں کے طفیل مورخہ 19 ستمبر 2011ء کو حفظ القرآن سکول کینیڈا کا قیام عمل میں آیا۔ یہ سکول مغربی ممالک کی جماعتوں میں اپنی نوعیت کا پہلا کُل وقتی سکول ہے جہاں بچے قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ شمالی امریکہ میں بچوں کے والدین کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے بچوں کو گھر میں تعلیم دلا سکتے ہیں جس کے لئے ہوم سکولنگ Home Schooling کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ بچوں کے سکول بورڈز سے اِس کی اجازت حاصل کر کے والدین چاہیں تو بچوں کو گھر میں خود پڑھائیں یا کسی ٹیوٹر وغیرہ کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اِس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآنِ کریم حفظ کرنے کے خواہش مند طلباء ہوم سکولنگ کی اجازت حاصل کر کے حفظ القرآن سکول میں داخل ہوتے ہیں جہاں انہیں ہفتہ میں 5 دن روزانہ صبح 8 بجے سے 1:45 تک قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے اور ایک دن (بروز ہفتہ) ریگولر سکول کے بعض بنیادی مضامین (سائنس، ریاضی، انگریزی اور جغرافیہ وغیرہ) کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ ہوم سکولنگ کی شرائط کو بھی پورا کیا جا سکے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ تین سال کے دوران دس (10) طلباء قرآن کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام طلباء حفظِ قرآن کے بعد سکول کے اسی گریڈ میں داخل ہوئے ہیں جس میں انہیں حفظ کے دورانیہ کے بعد داخل ہونا چاہئے تھا، اِس طرح اِن میں سے کسی کا کوئی بھی تعلیمی سال ضائع نہیں ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

حفظ القرآن سکول میں تدریسی سال کو دو سیمسٹر ز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر سیمسٹر میں طلباء کا ان کے سال کے لحاظ سے حفظ کا مخصوص نصاب ہے اور سیمسٹر کے اختتام پر طلباء کے حفظ شدہ حصہ سے امتحان لیا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ طالبِ علم کی ہر روز کی کارکردگی کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے جسے ایک رپورٹ کارڈ کی صورت میں ہر ماہ کے اختتام پر والدین کو بھجوایا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ سال میں کم از کم دو بار تمام والدین کے ساتھ میٹنگ کر کے ان بچوں کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے متعلق ہدایات بھی دی جاتی ہیں۔ روزانہ صبح 8 بجے تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے کلاسوں کا آغاز ہوتا ہے جس کے بعد مختلف جماعتی کتب سے درس پیش کیا جاتا ہے۔ دورانِ تدریس 40 منٹ کے لئے طلباء کو (وقفہ) Break بھی دی جاتی ہے جس میں انہیں دودھ اور سنیکس فراہم کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ طاہر ہال میں جا کر کھیلتے ہیں۔ اِس وقفہ کے بعد دوبارہ تدریس کا آغاز ہو جاتا ہے جو کہ نمازِ ظہر تک جاری رہتا ہے۔

ہفتہ میں ایک دِن مختلف موضاعات پر طلباء کو دستاویزی پروگرام documentaries بھی دکھائے جاتے ہیں نیز ہر جمعۃ المبارک کو صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا لندن سے براہ راست خطبہ جمعہ سنانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ خطبہ کے دوران تمام طلباء نوٹس لیتے ہیں جنہیں اساتذہ بعد ازاں چیک بھی کرتے ہیں۔ خطبہ کے اختتام پر طلباء سے خطبہ کے متعلق بعض سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں تاکہ طلباء پوری توجہ سے حضورِ انور کا خطبہ سنیں۔

اِس وقت درج ذیل اساتذہ اِن طلباء کو قرآن کریم حفظ کروانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

1۔ مکرم حافظ عطاالوہاب صاحب
(مربی سلسلہ واستاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

2۔ مکرم حافظ مجیب الرحمٰن صاحب
(مربی سلسلہ واستاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

3۔ مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب
(واقفِ زندگی واستاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

4۔ مکرم حافظ عقیل الرحمٰن صاحب (واقفِ زندگی)

5۔ مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب
(لائبریرین بیت الاسلام مشن ہاؤس)

اسی طرح ہفتہ میں ایک دن Ontario's School Curriculum کی تدریس کے لئے درج ذیل خواتین خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

1۔ محترمہ فلزہ اعجاز صاحبہ

2۔ محترمہ ملیحہ جاوید صاحبہ

3۔ محترمہ فریدہ عفت صاحبہ

قرآنِ کریم حفظ کروانے کے ساتھ ساتھ بچوں کی دینی تربیت کے لئے دورانِ سال اہم جماعتی دِنوں کی یاد میں جلسہ جات بھی منعقد کئے جاتے ہیں جن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یوم مصلح موعودؓ، جلسہ یومِ مسیحِ موعودؑ اور جلسہ یومِ خلافت وغیرہ شامل ہیں۔ اِن پروگراموں کے ساتھ ساتھ تمام طلباء کو تین حزبوں بنام نور، محمود اور ناصر میں تقسیم کر کے اِن کے مابین علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے جاتے ہیں۔

گزشتہ سال 2013-2014ء کے دوران منعقدہ پروگراموں کی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

20 نومبر 2013ء کو حفظ القرآن سکول میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ اس بابرکت جلسہ کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے فرمائی۔ طلباء میں سے عزیزم ناصف احمد ملک نے انگریزی اور عزیزم فراس احمد صاحب نے اردو زبان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر

تقاریر کیں۔ بعدازاں مہمانِ خصوصی نے اپنے مخصوص مشفقانہ انداز میں طلباء کو رسول کریم ﷺ کی حیات پاک کے مختلف ایمان افروز واقعات سنائے۔

اِسی نوعیت کا ایک اور جلسہ سیرت النبی ﷺ 9 اپریل 2014ء کو بھی منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم آصف احمد خان صاحب مربی سلسلہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی اور طلباء کے سامنے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ پاک کے مختلف پہلو آسان اور دلنشیں انداز میں پیش کیے۔

جلسہ یومِ مصلح موعودؓ

20 فروری 2014ء کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف طلباء نے حضرت فضل عمرؓ کی شخصیت اور پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے آخر میں مکرم حافظ مجیب الرحمٰن احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے الہامات و کشوف کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت پر ایک دستاویزی پروگرام (Documentary) دکھانے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

جلسہ یومِ مسیح موعودؑ اور جلسہ یومِ خلافت

مورخہ 6 مارچ 2014ء کو جلسہ یومِ مسیح موعودؑ اور 27 مئی کو جلسہ یومِ خلافت جامعہ احمدیہ کے زیرِ انتظام منعقد ہوا جس میں حفظ القرآن سکول کے طلباء بھی شامل ہوئے۔

علمی اور ورزشی مقابلہ جات

دورانِ سال علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر، حفظ ادعیہ و احادیث اور کوئز (کتاب لائف آف محمدؐ سے) کا انعقاد کیا گیا جب کہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر اور 400 میٹر، فٹ بال، باسکٹ بال، کرکٹ، بیس بال اور بیڈمنٹن کے مقابلہ جات ہوئے۔ تمام طلباء نے اِن مقابلہ جات میں نہایت دلچسپی اور گرم جوشی سے حصہ لیا۔ اِس کے علاوہ دورانِ سال جامعہ احمدیہ کے بعض تفریحی پروگرام مثلاً پکنک، Snow Tubing، وغیرہ میں بھی حفظ القرآن سکول کے طلباء نہایت جوش وخروش کے ساتھ شامل ہوئے۔

نمازِ تراویح

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دیگر حفاظ کی طرح حفظ القرآن سکول کے طلباء اور اساتذہ کو بھی کینیڈا کی مختلف جماعتوں میں نمازِ تراویح پڑھانے کا موقع ملتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی ماہِ رمضان میں ہمارے 25 طلباء (8 فارغ التحصیل اور 17 زیرِ تعلیم) نے مختلف جماعتوں میں قرآنِ کریم سنانے کی سعادت حاصل کی جس کو احبابِ جماعت نے بہت سراہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِن بچوں کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اِس کی برکات کا دائرہ اِن کی تمام تر زندگی پر پھیلا دے۔ آمین۔

سالانہ تقریب تقسیمِ انعامات

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 26 ستمبر 2014ء کو جامعہ احمدیہ اور حفظ القرآن سکول کی مشترکہ سالانہ تقریب تقسیمِ انعامات منعقد ہوئی۔ اِس بابرکت تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تھے۔ طلباء جامعہ احمدیہ کے تقریری مقابلہ جات کے بعد مکرم امیر صاحب نے دورانِ سال حفظ القرآن سکول میں منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور آخر پر دورانِ سال قرآنِ کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت پانے والے طلباء میں اعزازی اسناد تقسیم کیں۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں جامعہ احمدیہ کے طلباء کو بعض قیمتی نصائح فرمائیں نیز نئے فارغ التحصیل حفاظ کو توجہ دلائی کہ انہیں قرآن کریم کا باقاعدگی سے دور کرتے رہنا چاہیئے اور قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد اب اِس کا ترجمہ سیکھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

عرصہ 2011ء تا 2014ء کے دوران قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پانے والے دس طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011ء کے طلباء

19 ستمبر 2011ء تا جون 2014ء

1۔ عدنان احمد ابن مکرم مبین احمد صاحب، ٹورانٹو
حفظ: تکمیل 10 مئی 2013ء، عرصہ حفظ: 1 سال 7 ماہ

2۔ طلحہ افضال باجوہ ابن مکرم محمد اقبال باجوہ صاحب، میپل
حفظ: تکمیل (10 مئی 2013ء)، عرصہ حفظ: 1 سال 7 ماہ

3۔ شعور احمد ملک ابن مکرم ملک فضل محمود صاحب، میپل
حفظ: تکمیل (6 دسمبر 2013ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 2 ماہ

4۔ بہزاد احمد سید ابن مکرم سید عامر مقبول صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس
حفظ: تکمیل (20 دسمبر 2013ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 3 ماہ

5۔ مبین احمد ڈوگر ابن مکرم محمود احمد صاحب میپل
حفظ: تکمیل (5 مارچ 2014ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 6 ماہ

6۔ فالق ملک ابن مکرم فاتح ملک صاحب، میپل
حفظ: تکمیل (14 مارچ 2014ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 6 ماہ

7۔ فاران ظفر محمد ابن مکرم محمد منور صاحب، مسس ساگا
حفظ: تکمیل (14 اپریل (2014ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 7 ماہ

8۔ شاویز ہمایوں ابن مکرم ہمایوں اکبر صاحب، میپل
حفظ: تکمیل (یکم جولائی 2014ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 9 ماہ

9۔ عامر طلحہ ظفر ابن مکرم ندیم ظفر صاحب، میپل
حفظ: تکمیل (14 اگست 2014ء)، عرصہ حفظ: 2 سال 11 ماہ

10۔ سجیل احمد ابن مکرم سجاد احمد شکیل، احمدیہ ابوڈ آف پیس
حفظ: تکمیل (22 اپریل 2013ء)

نوٹ: 23 پارے پاکستان کے مدرس الحفظ سے کئے اور بقیہ پارے یہاں آکر مکمل کئے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن تمام بچوں کے حافظہ میں برکت عطا فرمائے اور قرآنِ کریم کے انوار و برکات سے متمتع فرمائے اور جملہ اساتذہ کو بھی وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنے فرائض احسن طریق پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

منزل

توڑ کر سنگِ سرِ راہ گزر، آگے چل
اے مرے دستِ ہنر پائے سفر، آگے چل
منتظر ہے ترا اُس پار جہانِ دیگر
یہ اُفق تو ہے فقط حدّ ِنظر، آگے چل
ایک دوگام ہے اس شب کا سفر طے کر لے
تیری پیشانی سے پھُوٹے گی سحر، آگے چل
بارشِ سنگ میں گردن نہ جُھکا پاؤں نہ روک
سج رہے ہیں تجھے سب لعل و گہر، آگے چل
جا کے منزل پہ حساب ان کا کریں گے اکبؔر
ختم ہونے کو ہے زخموں کا سفر، آگے چل

(مکرم اکبر حمیدی صاحب)

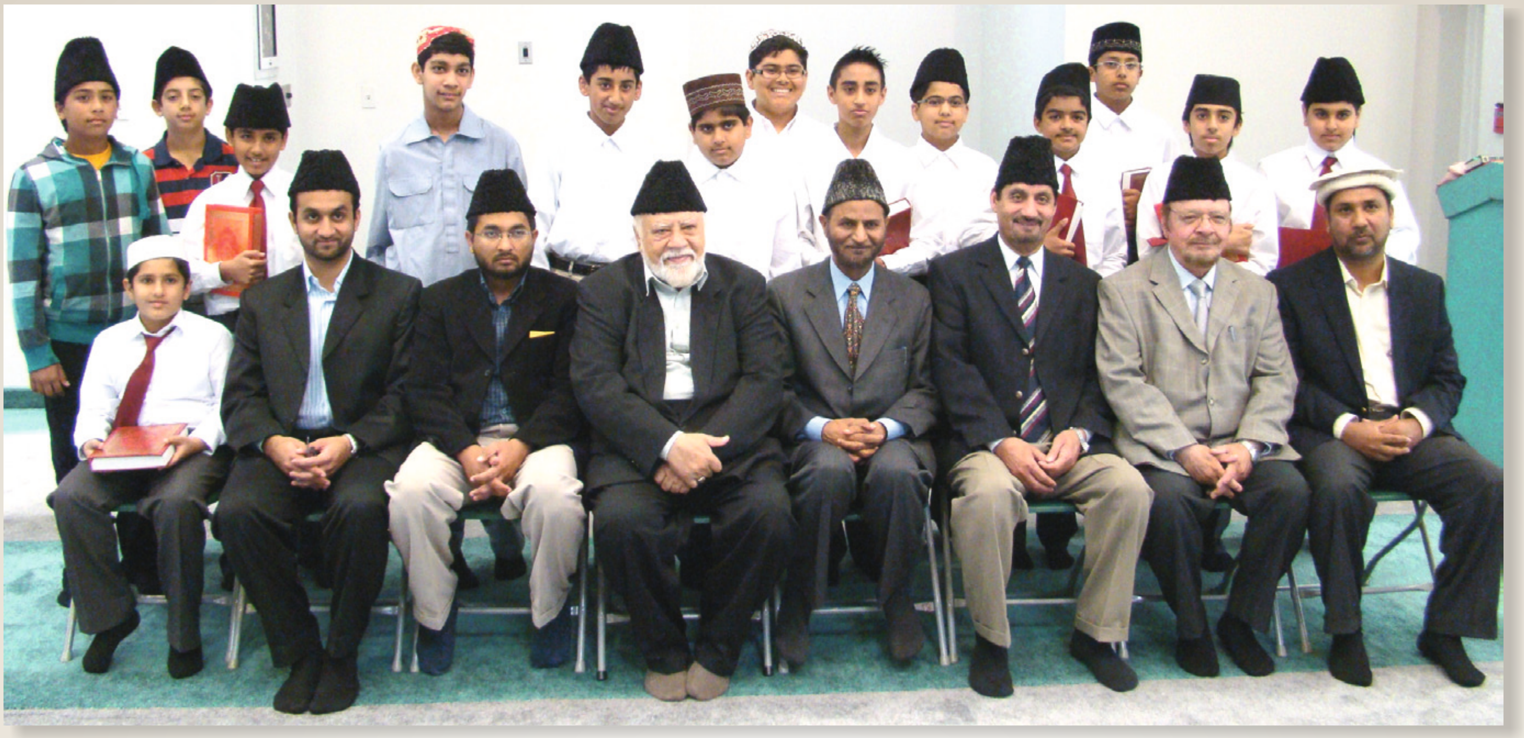

حفظ القرآن سکول کی تقریبات کی چند جھلکیاں

قرآن اوپن ہاؤس مانٹریال

شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ مانٹریال

مورخہ 19 اکتوبر 2014 ء مرکزی مشن ہاؤس مسجد النصرت مانٹریال میں ہر سال کی طرح امسال بھی ایک قرآن اوپن ہاؤس منعقد ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اوپن ہاؤس کی تیاری کئی ہفتے قبل شروع کر دی گئی تھی۔ گذشتہ سال سے جماعت احمدیہ مانٹریال نے ہر پروگرام میں شمولیت کا موقعہ پانے والے غیر از جماعت افراد کے لئے ایک کمپیوٹر پروگرام تیار کیا۔ جس کے باعث خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام احباب کے ساتھ رابطہ رکھنے کے سلسلہ میں آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ اس موقعہ پر بھی بذریعہ ای میلز پرانے روابط کو انفرادی طور پر اطلاع اور دعوت دی گئی۔ اس پروگرام کے انعقاد میں خصوصیت کے ساتھ مکرم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ مانٹریال ایسٹ کی کاوشیں قابل ذکر ہیں جنہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اور ذاتی طور پر محنت کرتے ہوئے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح سے مکرم آصف جاوید مرزا صاحب انچارج بک سٹور جماعت احمدیہ مانٹریال اور مکرم عدنان جنجوعہ صاحب ، سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مانٹریال ایسٹ نے بھی بہت محنت سے کام کیا اور کچھ تبلیغی روابط کو بھی اس موقعہ پر لے کر آئے۔ ایک روز قبل اس پروگرام کی ترتیب و تنظیم، اختتام اور بالآخر سمیٹنے کے سلسلہ میں بھی خدام نے بے حد محنت سے کام کیا۔ فرنچ میں تیار کردہ بینرز کے ساتھ مشن کے حال کو سجایا گیا۔ قرآن کریم کے تراجم کی نمائش بھی پروگرام کا حصہ بنی۔ اس کے علاوہ فرنچ، انگریزی اور اردو لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی۔

صبح گیارہ بجے سے شام سات بجے تک یہ پروگرام جاری رہا اس میں مکرم فہیم انور صاحب ریجنل امیر، مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب ریجنل مشنری، مکرم اسحاق فونسیکا صاحب مشنری مانٹریال اور تینوں جماعتوں کے صدران کے علاوہ مکرم اسامہ سعید صاحب، الجیرین دوست مکرم Ben Khemou Kelifa صاحب اور مکرم عبدالکریم صاحب خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے پردہ کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پروگرام میں پُر جوش شمولیت اختیار کی۔ اس تقریب میں مختلف زبانیں بولنے والے افراد کو شمولیت کا موقعہ ملا۔ جس میں سپینش ، بنگالی، عربی، انگریزی ، اردو اور پنجابی بولنے والے لوگ شامل تھے۔ اگر چہ اس پروگرام میں کتب کی خریداری کے بارہ میں زور نہیں دیا گیا لیکن ایک طرف کتب کی فروخت کا سٹال بھی لگایا گیا تھا اور ایک سو ڈالر سے زائد کتب کی فروخت ہوئیں ۔ مذہبی موضوعات اور جماعت احمدیہ کے تفصیلی تعارف کے سلسلہ میں افراد کے ساتھ فرداً فرداً گفتگو کا موقعہ ملا۔ تین کمپیوٹرز پر مختلف دستاویزی (Documentaries) پروگرام دکھانا بھی اس اوپن ہاؤس کا حصہ بنا اور دلچسپی رکھنے والے افراد کی سہولت کے لئے ہیڈ فونز کا انتظام بھی کیا گیا۔ اسی طرح سے بڑی سکرین پر ایم ٹی اے کے پروگرام بھی دکھائے جاتے رہے۔ اس طرح بہت سے دوستوں کو جماعت احمدیہ کے عالمگیر میڈیا ایم ٹی اے کے تعارف کا موقعہ بھی ملا جماعت کے افراد کو بھی اپنے روابط کو مشن ہاؤس لانے اور مبلغین سلسلہ کے ساتھ رابطہ، گفتگو اور جماعت کے تفصیلی تعارف کروانے کا موقعہ ملا۔ اس پروگرام میں مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس قرآن اوپن ہاؤس کی تقریب کو تبلیغ اور رشد و ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

غزل

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وہ
عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ

بس ایک چھوٹی سی چھب دکھا کر بس ایک میٹھی سے دھن سنا کر
ستارۂ شام بن کے آیا برنگ خواب سحر گیا وہ

خوشی کی رُت ہو کہ غم کا موسم نظر اسے ڈھونڈتی ہے ہر دم
وہ بوئے گل تھا کہ نغمہ جاں مرے تو دل میں اتر گیا وہ

نہ اب وہ یادوں کا چڑھتا دریا نہ فرصتوں کی اداس برکھا
یونہی ذرا سی کسک ہے دل میں جو زخم گہرا تھا بھر گیا وہ

کچھ اب سنبھلنے لگی ہے جاں بھی بدل چلا دور آسماں بھی
جو رات بھاری تھی ٹل گئی ہے جو دن کڑا تھا گزر گیا وہ

بس ایک منزل ہے بوالہوس کی ہزار رستے ہیں اہل دل کے
یہی تو ہے فرق مجھ میں اس میں گزر گیا میں ٹھہر گیا وہ

شکستہ پا راہ میں کھڑا ہوں گئے دنوں کو بلا رہا ہوں
جو قافلہ میرا ہم سفر تھا مثالِ گردِ سفر گیا وہ

مرا تو خوں ہو گیا ہے پانی ستم گروں کی پلک نہ بھیگی
جو نالہ اٹھا تھا رات دل سے نہ جانے کیوں بے اثر گیا وہ

وہ مے کدے کو جگانے والا وہ رات کی نیند اڑانے والا
یہ آج کیا اُس کے جی میں آئی کہ شام ہوتے ہی گھر گیا وہ

وہ ہجر کی رات کا ستارہ ، وہ ہم نفس ہم سخن ہمارا
سدار ہے اس کا نام پیارا، سنا ہے کل رات مر گیا وہ

وہ جس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر سفر کیا تو نے منزلوں کا
تیر گلی سے نہ جانے کیوں آج سر جھکائے گزر گیا وہ

وہ رات کا بے نوا مسافر، وہ تیرا شاعر وہ تیرا ناصرؔ
تری گلی تک تو ہم نے دیکھا پھر نہ جانے کدھر گیا وہ

(محترم ناصر کاظمی صاحب)

Vente
La Vente
Servez-Vous
Servez-Vous

Amour pour tous haine pour personne
Le Saint Coran
Le Saint Coran
LES DROITS

Le Saint Coran
PROPHÉTIES
LA SCIENCE
Le Saint Coran
LES DROITS
Le Saint Coran

GHULAM AHMAD
GULF CRISIS

La Vente
Servez-Vous

بقیہ از شوقِ تبلیغ

میرا مہر بھی صرف تمہارا قبول اسلام ہی ہوگا

حضرت ابوطلحہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے کہ ایک مسلمہ حضرت ام سلیم کے ساتھ نکاح کے خواہاں ہوئے۔ اُن کو پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میرا نکاح تم سے نہیں ہوسکتا جب تک تم اسلام نہ قبول کرو۔ ہاں اگر مسلمان ہو جاؤ تو میں بخوشی نکاح کرلوں گی اور میرا مہر بھی صرف تمہارا قبول اسلام ہی ہوگا۔ اس کے سواتم سے کچھ نہ مانگوں گی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے۔

(اسد الغابہ، جلد 6۔ ذکر ام سلیمؓ)

تمام بدن خون آلود تھا

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ابتدائی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ مکہ میں ان کا کوئی حامی اور مددگار نہ تھا۔ لیکن تبلیغ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ تمام خطرات سے بے نیاز ہوکر خانہ کعبہ میں آئے اور باآواز بلند اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد رسول اللّٰہ کہا۔ کفار کی مجلس لگی ہوئی تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ان پر ٹوٹ پڑے اور جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا اُن کو دے مارا۔ حتیٰ کہ آپؓ بے ہوش کر گر پڑے۔ ہوش آیا تو تمام بدن خون آلود تھا۔ اُس وقت تو وہاں سے اٹھ کر چلے گئے لیکن اگلے روز پھر اسی طرح آکر اسلام کا پیغام پہنچانے لگے اور کفار نے پھر اُن کو اسی طرح مارنا پیٹنا شروع کردیا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب)

اُفقِ اسلام پر ستارے بن کر چمکے

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلب جب نور اسلام سے منور ہوا تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اس نعمت سے فیض یاب کرنے کے لئے اُن کے دل میں ایک خاص تڑپ تھی۔

آپؓ اسلام کی تبلیغ اِن مشکلات کے باوجود جو قریش کی طرف سے درپیش تھیں برابر کرتے رہتے تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں بعض ایسے بزرگوں نے اسلام قبول کیا جو بعد میں اُفقِ اسلام پر ستارے بن کر چمکے۔ حضرت عثمان، حضرت زبیر بن العوم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت ابوعبیدہ، حضرت ابوسلمہ، اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم آپؓ کی تبلیغ سے ہی دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بنیان الکعبۃ)

آنحضرت ﷺ جب عرب کے مختلف قبائل اور عام اجتماعوں میں تبلیغ وہدایت کا فرض سرانجام دینے کے لئے جاتے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ اور چونکہ آپ کا حلقہ تعارف بہت وسیع تھا اس لئے آنحضرت ﷺ کا تعارف بھی لوگوں سے کرواتے تھے۔

(کنزالعمال، جلد 6، صفحہ 319)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی تبلیغ کا جوش، جذبہ اور جنون عطا کرے تاکہ ہم بھی تاریخ اسلام کے اوراق کو زینت دے سکیں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی جان، مال، عزت اور ہر قسم کی قربانی پیش کرسکیں۔ آمین۔

(مسلمان نوجوانوں کے سنہرے کارنامے از شیخ رحمت اللہ شاکر صاحب۔ ربوہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، صفحہ 147-149)

بقیہ از ارضِ بلال کا دُرِ نایاب

آپ نے فرمایا:

''میں غانا کا وقف زندگی ہوں۔ مجھ سے پہلے ایک تنزانیہ کے واقف زندگی تھے۔ ان کا نام محترم عمری عبیدی ہے۔ ان کی مثال پیش کرکے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

وہ مرکز کی ایک خاص اجازت کے تحت میئر آف دارالسلام بھی بنے اور بعد میں تنزانیہ کے وزیر بھی بنے۔ ان کے بارے میں ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حکومت برطانیہ نے ان کو دورے کی دعوت دی تو وہ قبل اس کے کہ برطانیہ چلے جاتے، انہوں نے وکالت تبشیر سے خاص اجازت طلب کی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ واقف زندگی ہیں حالانکہ وہ وزیر بن چکے تھے۔ دفتر تبشیر کی طرف سے اجازت دی گئی۔ اس اجازت کی بنا پر وہ برطانیہ چلے گئے۔ اس دوران حکومت برطانیہ نے سمجھا کہ یہ وقت کافی نہیں ہے اور زیادہ وقت ملنا چاہئے تاکہ وہ اور زیادہ دورہ کرسکیں۔ چنانچہ وزیر خارجہ برطانیہ نے سرکاری طور پر ان کو لکھا کہ ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا میں اس توسیع کا حق نہیں رکھتا جب تک کسی اور کے ساتھ مشورہ نہ کرلوں۔ وہ امام مسجد لندن کے پاس چلے گئے اور ان کو کہا کہ مجھے ایک مشکل پیش آگئی ہے۔ میں ایک خاص اجازت کی بناء پر یہاں صرف دو ہفتے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن حکومت برطانیہ نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ اور وقت دوں۔ لیکن جب تک مجھے اجازت نہ ملے، میں اس دعوت کو قبول کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ اس لئے آپ میری طرف سے جوابی تار ارسال کریں۔ معلوم ہوا کہ تار آئی اور دفتر تبشیر نے ان کو خاص اجازت دی تب انہوں نے حکومت برطانیہ کے مطالبہ کو تسلیم کیا۔ تو اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو شخص واقف زندگی ہے، وہ سمجھتا ہے اپنی ساری زندگی اور جان اور مال اور ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء، صفحہ 216-217)

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بقیہ از طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

علم کے ذریعہ اپنے آپ کو ایسے ٹھوس اور پُرکشش دلائل سے آراستہ کریں کہ کوئی گھبرا کر پیچھے نہ ہٹے بلکہ مطمئن اور خوش ہوکر دوبارہ ملنے کے لئے آئے۔

ایک دوسری حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ ''علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین کے کناروں تک جانا پڑے۔''

(بحوالہ چالیس جواہر پارے، مرتبہ قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، صفحہ 113)

عائشہ اکیڈمی اسی طرز کا ایک ادارہ ہے جو خواتین کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتا ہے۔ جس تعلیم کو پاکر وہ گھر سے لے کر معاشرتی مسائل تک کو حکمت عملی سے حل کرسکتی ہیں۔ جس میں قرآن کریم، احادیث، فقہ، موازنہ مذاہب عالم، تاریخ اسلام، اردو، فارسی، عربی، علم الکلام کے ساتھ ساتھ دیگر معاشرتی علوم کے تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں تاکہ عورتیں کسی بھی بنیادی علم سے محروم نہ رہیں اور معاشرہ کی اعلیٰ بنیادیں حقیقی اسلامی تعلیم کو قائم کرتے ہوئے استوار کرنے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

''علم کا حق الیقین کے مرتبے تک پہنچنا اور کیا ہوتا ہے؟ یہی تو ہے کہ عملی طور پر ہر ایک گوشہ اس کا آزمایا جائے۔ چنانچہ اسلام میں ایسا ہی ہوا جو کچھ خدا تعالیٰ نے قرآن کے ذریعہ سے لوگوں کو سکھایا اُن کو یہ موقع دیا کہ عملی طور پر اس تعلیم کو چمکائیں اور اس کے نُور سے پُر ہوجائیں۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 446)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو عائشہ اکیڈمی میں تعلیم دلوائیں اور اپنے گھروں کو دینی علوم سے آراستہ وپیراستہ کریں اور روزمرہ کے معاشرتی مسائل سے آگاہی حاصل کریں تاکہ عملی زندگیوں میں کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوسکیں۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادت

☆ ثمر ماہ نور ہادی

6/نومبر 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فراز ہادی صاحب اور محترمہ عطیہ سحر صاحبہ، حلقہ وان نارتھ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام ’’ثمر ماہ نور ہادی‘‘ تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ ثمر سلمہا مکرم ہدایت اللہ ہادیؔ صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا و محترمہ طاہرہ ہادی صاحبہ کی پوتی اور مکرم عبدالشکور جدران صاحب و محترمہ امۃ المتین صاحبہ کراچی کی نواسی ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر مکرم فراز ہادی صاحب کے تمام اعزہ واقارب کو دلی مبارک پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی اور بابرکت عمر عطا کرے اور اسے اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

تقریب شادی خانہ آبادی

خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر مختار احمد باجوہ صاحب کی صاحبزادی محترمہ زارا احمد باجوہ صاحبہ، جرمنی کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب ابن مکرم نثار احمد باجوہ صاحب، کیسل مور حلقہ یکم نومبر 2014ء کو کیپٹل بنکوٹ ہال میں منعقد ہوئی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس موقع پر بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر اس جوڑے کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اور مکرم امیر صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں شاندار عشائیہ پیش کیا۔

اگلے روز 2 نومبر کو اسی ہال میں مکرم نثار احمد باجوہ صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا۔

ہر دو تقریبات میں مقامی دوستوں کے علاوہ وینکوور، امریکہ اور جرمنی سے آئے ہوئے اعزاہ واقارب نے شمولیت کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم چوہدری حارث احمد صاحب

30/اکتوبر 2014ء کو مکرم چوہدری حارث احمد صاحب، وان نارتھ حلقہ 17 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

3 نومبر 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ سے قبل عزیزم مرحوم کی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی اور دینی خدمات کا تعارف کروایا۔ نیز آپ نے نماز جنازہ کا طریق اور اس کا ترجمہ بھی پیش فرمایا۔

اگلے روز 4 نومبر 2014ء کو میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی نے دعا کروائی۔

بارش کے باوجود ہر دو مواقع پر جماعت کے دوستوں کے علاوہ عزیزم حارث مرحوم کے سکول کے اساتذہ کرام اور طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

یاد رہے کہ مکرم حارث محمود چوہدری صاحب مرحوم ایک ہونہار طالب علم تھے۔ جنرل سیکرٹری کے دفتر اور جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ رجسٹریشن میں خدمات انجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ ریجنل ناظم امور طلبہ خدام الاحمدیہ کینیڈا تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں سوگوار والد مکرم طاہر محمود ناصر صاحب، والدہ محترمہ کشور چوہدری صاحبہ کے علاوہ ایک بھائی مکرم قاصد چوہدری صاحب اور ایک بہن محترمہ عتیقہ چوہدری صاحبہ یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ زاہدہ طاہر قریشی صاحبہ

9 نومبر 2014ء کو محترمہ زاہدہ طاہر قریشی صاحبہ، مارکھم حلقہ 66 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 نومبر 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 11 نومبر 2014ء کو میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں محترمہ مونا ناصرہ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم سید اشفاق مظفر صاحب مسی ساگا ویسٹ، مارکھم کی محترمہ ارم قریشی صاحبہ، محترمہ شمع قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان احمد صاحب، محترمہ کرن چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم عدنان چوہدری صاحب آٹو اہ اور داماد مکرم عثمان احمد صاحب مارکھم یادگار چھوڑے ہیں۔

جنازہ غائب

31/اکتوبر 2014ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ صفیہ سیال صاحبہ

28 ستمبر 2014ء کو محترمہ صفیہ سیال صاحبہ اہلیہ مکرم صالح محمد سیال صاحب مرحوم، شکاگو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ شکاگو میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ، مکرم فضل رحیم فیضی صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔

☆ محترمہ نسیم اختر صاحبہ

21/اکتوبر 2014ء کو محترمہ نسیم اختر صاحبہ کراچی 80 سال

کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم منور احمد صاحب، مکرم اسلم احمد صاحب اور ایک بیٹی محترمہ وجیہہ غفار صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ، مکرم کلیم احمد ملک صاحب، سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم تنظیم احمد ملک صاحب، پیس ویلیج نارتھ اور محترمہ ناہید فرید خاں صاحبہ اہلیہ مکرم فرید عارف خاں صاحب وڈبرج کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

7 نومبر 2014ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری یارک ریجن نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترم حاجی عنایت اللہ جوئیہ صاحب

یکم نومبر 2014ء کو محترم حاجی عنایت اللہ جوئیہ صاحب چک 152 شمالی جنوبی ضلع سرگودہا 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم ملک مظفر خاں جوئیہ صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ کے صاحبزادے، مکرم محمد نصر اللہ جوئیہ صاحب، مکرم محمد ظفر اللہ جوئیہ صاحب، مکرم رحمت اللہ جوئیہ صاحب، مکرم سعادت احمد جوئیہ صاحب اور مکرم مولانا محمد مطیع اللہ جوئیہ صاحب مشنری کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم کے اور بھی رشتہ دار ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم محمد سلیم صاحب

29 اکتوبر 2014ء کو مکرم محمد سلیم صاحب، ہنسلو نارتھ یوکے 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ یکم نومبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ تسنیم سلیم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے محترم ہمایوں سلیم صاحب، محترم نوید سلیم صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ فرح سلیم صاحبہ، محترمہ حمیرا سلیم صاحبہ اور محترمہ عائشہ سلیم صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام افراد خاندان یوکے میں مقیم ہیں۔

آپ، مکرم پروفیسر محمد ہادی مونس صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم پروفیسر محمد کریم قمر صاحب، ایمری ویلیج اور مکرم محمد اقبال صاحب پیس ویلیج ایسٹ کے بھائی تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم محمد حسین صاحب

30 اکتوبر 2014ء کو مکرم محمد حسین صاحب، ربوہ 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ مکرم محمد لطیف صاحب پیس ویلیج کے ماموں تھے۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ارشاد

”اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 10-11)

تم مؤمن کامل نہیں بن سکتے

جب تک یہ یقین نہ ہو کہ ساری دنیا کو تبلیغِ اسلام پہنچانے کی ذمہ داری صرف اور صرف مجھ پر عائد ہوتی ہے

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جب تک تم میں سے ہر احمدی اپنے اندر ایک جنون کی سی کیفیت نہ پیدا کرے اور جب تک تم میں سے ہر احمدی دین کے کام کو خود اپنا کام نہ سمجھے تم مؤمن کامل نہیں بن سکتے۔ تمہارے ذمہ قلوب کو فتح کرنے کا کام ہے اور قلوب فتح نہیں ہوا کرتے جب تک انسان دیوانہ وار اس کام کے پیچھے نہ لگ جائے اور یہ نہ سمجھ لے کہ اس کام کو میں نے ہی کرنا ہے۔

پس مؤمن وہی ہے جو یہ سمجھے کہ اس کام کا سرانجام دینا صرف میرے ہی ذمہ ہے۔ ایک جلسہ سالانہ پر بھی میں نے کہا تھا اور اب پھر کہتا ہوں کہ سب مؤمن یہ عہد کرلیں کہ وہ چھوٹا محمد (ﷺ) بننے کی کوشش کریں گے۔ جب تک تمام مؤمن چھوٹے محمد (ﷺ) نہیں بن جاتے اُن کی زندگی دین کے لئے کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ چھوٹا محمد (ﷺ) بننے کے یہ معنی ہیں کہ تم میں ہر ایک شخص اپنے متعلق یہ سمجھ لے کہ ساری دنیا کو تبلیغِ اسلام پہنچانے کی ذمہ داری صرف اور صرف مجھ پر عائد ہوتی ہے اور ساری دنیا کو ہدایت دینا مجھ پر فرض ہے۔ ... پس جب تک تم میں سے ہر احمدی چھوٹا محمد (ﷺ) نہیں بن جاتا تم کامیابی کا منہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہر شخص یہ عہد کرے کہ میں چھوٹا محمد (ﷺ) بننے کی کوشش کروں گا۔“

(ہمارے ذمہ تمام دنیا کو فتح کرنے کا کام ہے۔ انوار العلوم، جلد18، صفحہ 454-455)